پند نامہ فاضل

مسمی بہ

تحفۂ عثمانیہ

جو بنام نامی شاہزادۂ بلند اقبال حضرت میر عثمان علیخان بہادر زاد اللہ
فی عمرہ و اقبالہ کے معنون کیا گیا ہے جسکے سو شعر مین ایکسو بیس احادیث کا
جو از قسم جوامع الکلم با قل و دل ہین سلیس نظم فارسی مین ترجمہ کیا گیا ہو اور سمائین
اصل حدیث مع ترجمہ اردو لکھدیگئی ہو اور باقی اشعار مین ضروری اور کار آمد نصائح
اور منتخب و لاجواب حکم حکماے عرب و عجم کے کتب عربیہ و غیرہ سے ترجمہ و منظوم ہین

صنفہ العبد الضعیف
قطب الدین محمود علی حیدرآبادی

بماہ ذیقعدہ سنہ ۱۳۲۳ ہجری
در مطبع صاحب دکن طبع شد

فہرست کتاب پندنامہ فاضل مسمّیٰ بتحفۂ عثمانیہ

صحت نامہ خطبہ و دیباچہ پندنامہ فاضل

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۶	سبلیم	سلیم
۲	۶	بھہی ا	بھی
۳	۱۴	نافصنہ	ناقصہ
۳	۱۸	نیکنیوسکے	نیکیونکی
۴	۱۱	اخلاق	جو اخلاق
۴	۱۲	امن	اس
۴	۱۴	قدری قلیل	قدر قلیل
۴	۱۶	مغرقت	مغفرت
۴	۲۰	اجرا	اجزا
۵	۹	اورا و ٹھیکا	×
۶	۷	ہر کی	ہر کی را

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۶	۸	رح	رح سے
۶	۱۰	ہیں	ہے
۶	۲۱	ان	اس
۷	۹	پندفاضل	پندنامۂ فاضل
۷	۱۵	انخاح	انجاح
۷	۸	فعولن فعولن	فعولن
۷	۸	آنٹھہ مار	آنٹھہ بار
۸	۱	لن ما	لن
۸	۱	فعلن ہے	فعلن
۸	۶	شبائیں	نہ شنائیں
۸	۷	مظر	مقر
۸	۱۲	رسوہم کریم	رسول کریم
واغمضنا عن الاغلاط الیسیرۃ لا یتعسر اصلاحہا علی القاری			

نذرانہ

میں اس اسلامی رسالہ کو
جو مظہر اخلاق نبویہ و جامع محاسن آداب ہے
ولیعہد دولت علیہ آصفیہ یعنی شاہزادہ بلند اقبال حضرت میر عثمان علیخان بہادر
زاد اللہ فی عمرہ و اقبالہ و عزہ و جلالہ کے نام نامی سے معنون کرنے کی عزت حاصل کرتا ہوں
اور بکمال عجز و ادب اعلیحضرت فلک حشمت حضور پر نور بندگان عالی مدظلہ العالی
کی خدمت فیضدرجت میں پیش کر کے امید کرتا ہوں کہ یہ مبارک رسالہ حضرت ولیعہد بہادر
کے درس میں خصوصاً اور جملہ اطفال اہل اسلام کے
نصاب تعلیم میں عموماً داخل رہیگا

احقر الخدام
خاکسار قطب الدین محمود علی حیدرآبادی

قطعہ دعائیہ

تا بچرخ است مہر و ماہ را گردش	تا بہ ہر است گردش مہ و سال
حکمران باد در بلاد دکن	شاہ و شہزادۂ بلند اقبال

ایضاً

باد محمود تا ابد یارب	سایہ شاہ و شاہزادہ ما
شکر ایشان بما بود واجب	تا زمانست در ارادۂ ما

قصیدہ مدحیہ

نسیم الصبا اذہبی بالسلام ۔ الی من تعالی الیہ کلامی

الم تعلمی انہ من ملوک ۔ لقد اورثوا الملک عن نظام

ومن آل مجد تخر البرایا ۔ لہم سجدا من زمان القدام

لقد فاق فی الخلق والخلق طرا ۔ کراما فہذا کریم الکرام

سدید المقال شدید المحال ۔ صفی الجمال وفی الذمام

لدی الحرب لیث یبید الاعادی ۔ لدی الجود غیث مروی الانام

سری شری تقی نقی ۔ ذکی زکی علی المقام

وضی رضی ملکی حمی ۔ صفی حفی اجل العظام

ویاتی الانام الیہ اذا ما ۔ اشد الدواہی رمی بالسہام

ودارت علیہم رحی الدہر دورا ۔ جفاء واضنی امتداد السقام

فامسی نزیل الذی نابہم من ۔ شرور ومن داہیات جسام

لقد عمہم کل البرایا بجود ۔ کمزن السما فی شفاء الاوام

یہد الجحفل الغمر فی کل صعب ۔ وصمصامہ غیر کل کہام

وان انہ مثل کان شمسا ۔ اشعتہا اشرقت فی الظلام

وطلق المحیا تراہ مضیا ۔ کبرق السماء لدی الابتسام

رفیع العماد اخو المکرمات ۔ ذو المجد والفخر والاحتشام

فابقاہما اللہ مولی الموالی ۔ بنیل الامانی وفوز المرام

از جامد الطبیعہ خامد القریحہ خاکسار قطب الدین محمود علی حیدرآبادی

پندنامہ فاضل

ہم وزن وہم تعداد اشعار پندنامہ سعدی عرف کریما جسکے ۹۸ شعر مین اکتیس
اون احادیث کا جنکو ائمۂ حدیث نے مدار اسلام و جامع قواعد اسلام و انواع
علوم و آداب اور قلیل المبانی و کثیر المعانی اور از قسم جوامع الکلم او ربدایع
حکم فرمایا ہے سلیس نظم فارسی مین ترجمہ کیا گیا ہی اور باقی
اشعار مین نصایح و حکم حکمای عرب و عجم قریب سواسو کی باب پنجم
نفحۃ الیمن اور دیگر کتب سے ترجمہ و انتخاب کرکے منظوم کیے گئے ہین

مصنفہ

خاکسار قطب الدین محمود علی حیدرآبادی

اعلان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انسان کے نائب الٰہی اور افضل المخلوقات ہونیکے دلائل نقلی وعقلی اور انسان کی درجہ بدرجہ ترقی درجۂ اخس سے اوج کمال تک

آیات بینات انی جاعل فی الارض خلیفہ اور آیت ہو الذی جعلکم خلائف فی الارض اور آیت انا عرضنا الامانة[ع] علی السموات والارض فابین ان یحملنہا واشفقن منہا وحملہا الانسان با واز بلند کہہ رہے ہین کہ پیدائش حضرت انسان کی غایت نیابت الٰہی ہے اور عقل سلیم بھی یہی بتلاتی ہے کہ جملہ مخلوقات سے اگر کوئی مخلوق مستحق نیابت حضرت ذو العزت ہے تو وہ بھی ضعیف البنیان جناب انسان ہے اسلئے کہ انسان مین صفات متقابلہ ومتضادہ کی ایسی قابلیت رکھی گئی ہے کہ جسکی وجہ سے وہ حضرت باری عز اسمہ کے اسماء متقابلہ کا مظہر ہو سکتا ہے اور عالم صورت ومعنی مین قیام کرسکتا ہے ایسی قابلیت دوسری مخلوق مین نہین ہے کیونکہ ملائکہ کو بوجہ روحانیت کے اشراقات علمی اور لذات عقلی گو فطرتاً حاصل ہین مگر ہیولی اور صورت جسمانیہ اور مادہ کی کثافت ان مین نہین ہے اور اجرام فلکی گو نفس ناطقہ ہین مگر کمالات انکے خلقی ہونیکے علاوہ مختلف کیفیتونکو ان مین راہ نہین ہے طبقہ جنات مین بھی مادہ کی کثافت نہین ہے بخلاف انسان کے کہ تمام اطوار عالم پر محیط اور حاوی ہے ابتدای آفرینش مین بحالت نطفہ کے جمادات سے تھا اس سے مرتبہ نمو مین پہونچا اور اس سے مرتبہ حیوانیت کو پہونچا اور وہان سے درجۂ انسانیت کو پایا جب اس درجہ مین اعتدال مزاج وتعدیل قوی جسمانی وحیوانی کیا اجرام فلکی کے مقابل ہوا اور اس صفائی کی

ع لفظ امانت سے مراد محققین کے پاس خلافت الٰہی ہے کہ جسکا بار سوای انسان کے کوئی اوٹھانیکے قابل نہین ہے ۔

وجہ سے صورتہای گذشتہ اور آیندہ سے اوسکا نفس منتقش ہوتا ہی مثل نفوس فلکیہ کے اور جب اس سے بھی فائق ہوا اور نفی ماسوی اللہ کرکے رفعت اختیار کی اور خالص وحدت مشاہدہ کو مرتبہ میں نفس مین ثابت اور محقق ہوگئی بموجب حدیث قدسی - اذا تقرب العبد الی بالنوافل احببتہ الی آخرہ اور جس درجہ پر پہونچگا جسکو ملائکہ مقربین بھی نہین پاسکتی قطعہ راقم ازان سوی ملک گذشتہ اشارۂ حق سمجھ سکا - کہ مین کیا تھا اور کیا بنایا مجھے - بڑا یا جا بجا مجھکو اسفل کہ اپنے مین آخر ملایا مجھے - غرض کہ انسان جسکا امر کی وجہ سے حیوانیت اور رذائل سے مخلی اور فضائل و کمالات کو محلی ہو وہ علم تہذیب اخلاق ہے اسی لیئے باتفاق علماء کرام و حکماء ذوی الاحترام یہ علم تمام علوم سے بہتر ہے حق سبحانہ تعالی نے ارشاد فرمایا ہے - تخلقوا باخلاق اللہ -

اسلام نے علم تہذیب اخلاق کو انتہا درجہ کمال پر پہونچا دیا ہے

مذہب اسلام نے اس علم کو انتہا درجہ کی ترقی دی اور معراج کمال پر پہونچا دیا ہے کہ زائد اس سے متصور نہین ہوسکتا بانی مذہب اسلام علیہ التحیۃ والسلام کا ارشاد ہی انما بعثت لاتمم مکارم الاخلاق اور اس کی تائید بزرگان دین اسلام کی علم و عمل اور کتب اہل اسلام بلکہ حکماے فلاسفہ کی اسفار سے بھی بخوبی ہوتی ہے جسمین انہوں نے اعتراف کیا ہے کہ شریعت محمدیہ اور وحی ربانی نے اس علم کو اس طرح بیان کیا ہے کہ کسی کو اسمین تحریر و ترمیم کی مجال نہ رہی -

آیات واحادیث دربارہ تاکید تعلیم وتفہیم اس علم کے لیے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر

اور چونکہ یہ حکمت عملی طب روحانی ہے کہ جسکی وجہ سے اعتدال اخلاق کی حفاظت کر سکتے ہین جو بمنزلہ حفظ صحت کے ہو اور نیز اوسکی وجہ سے نفوس مائل بہ کجی اعتدال کی طرف پہیر سکتے ہین جو بمنزلہ علاج اور دفع مرض کے ہے لہذا حق سبحانہ تعالی اس عمل و علم کی تعلیم و تفہیم کو جاری رکھنے کے لیے بطور فرض کفایہ تمام اہل اسلام کو حکم دیتا ہے ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر و یامرون بالمعروف و ینہون عن المنکر و اولئک ہم المفلحون یعنے تم مین سے ایک ایسا گروہ بھی ہونا چاہیے جو لوگونکو نیکی کی طرف بلائین اور نیک باتین بتلائین اور بری باتون سے منع کرین اور ایسے ہی لوگ فلاحیت پانیوالے ہین اور دراصل یہ نائب انبیا ہین اور اوسی کے لیے ارشاد فرماتا ہے - کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنہون عن المنکر و تؤمنون باللہ یعنے تم ای اہل اسلام اچھی امت ہو جو لوگون کے لئے پیدا کی گئی ہو کہ اپنی تکمیل کے علاوہ دوسرون کو

بھی نیک باتونکی تعلیم کیا کرتے ہو اور بُری باتونسے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان لاتے ہو تامرون بالمعروف وتنہون
عن المنکر مین تکمیل قوت عملیہ کے طرف اشارہ ہی اور تومنون باللہ مین تکمیل قوت علمیہ کی طرف - رسول اللہ صلعم نے
بھی اسی تعلیم و تفہیم پر بنا دین رکھی ہی چنانچہ ارشاد فرمایا کہ الدین النصیحۃ و احب الاعمال الامر بالمعروف والنہی عن المنکر

تہذیب اخلاق مین مذہب کو بڑا دخل ہی
سوا مذہب کے کوئی شی اخلاق حسنہ کے لازم پکڑنے کا باعث نہین ہوتی

یہ امر بھی یاد رکھنے کے قابل ہی کہ تہذیب اخلاق مین مذہب کو بہت بڑا دخل ہی سوائے
مذہبی خیالات کے کوئی شی ایسی نہین ہی جو انسانکو اخلاق ذمیمہ کے چھوڑنے اور اخلاق حسنہ
لازم پکڑنیکا ایک باعث قوی ہو قانون سیاست مدن اپنی آپکو بھلا آدمی ظاہر کرنیکا خیال
لوگونکے بدلہ لینیکا اندیشہ غرض کوئی شی مثل مذہب کے محاسن اخلاق کی محرک نہین ہو سکتی اسی لئے جو شخص کسی مذہب کا
پابند نہو اوسکے اخلاق و عادات پر ہرگز اعتماد نہین ہو سکتا -

اصول تہذیب اخلاق مین کل مذاہب متفق ہین -

تہذیب اخلاق کے اصول مین کل مذاہب متفق ہین کسی کو اونمین اختلاف ہی نہین ہے
زمانہ ہزار روش بدلی مگر انکو کبھی بدل نسکیگا اور نہ انمین کوئی تبدیل و تحریف ہوگی جو اخلاق
محمود ہین وہ کل اقوام کے پاس محمود ہین اور جو اخلاق مذموم ہین وہ کل کے پاس مذموم ہین عقل سلیم کو اونمین کچھ اختلاف نہین ہو سکتا

وجہ تصنیف کتاب و تقسیم ابواب

پس اس علم کے عالم اور عامل اور معلم اور متعلم کی فضیلت اور اوسکی ضرورت کے لحاظ سے
مجھے یہ خیال پیدا ہوا کہ گو مجھسے میرے نفس کی تکمیل نہو سکی اور میرا نفس صدہا امراض معنویہ مین مبتلا ہی مگر اللہ تعالی نے
مجھے زبان اور عقل اور قدرے قلیل علم جو دیا ہی اوس سے کام لون اور امر بالمعروف و النہی عن المنکر کرون شاید کوئی بندۂ خدا
بمقتضای حدیث کلمۃ الحکمۃ ضالۃ المؤمن اینما وجدہا فہو احق بہا میری کہی ہوئی پر عمل کرے اور اسکی بدولت وہ ارحم
الراحمین و بخشندہ نوازندہ نیازمند مجھ نامہ سیاہ پُر گناہ کی مغفرت فرماوے اسی لئے مین نے بانی مذہب اسلام کے ان احادیث
سے جو متعلق تہذیب اخلاق و حکمت و ادب ہین انتخاب کرکے اکیس احادیث کو بحساب فی باب چالیس حدیث کے مرتب کیا

وجہ نظم کتاب

اور چونکہ نظم نفس انسانی مین زیادہ اثر کرتی ہی اور جلد یاد بھی ہو جاتی ہے لہذا
مین نے سلیس نظم فارسی مین ان لآلی آبدار کو پرونا مناسب خیال کیا -

کتب احادیث کے اقسام اور اربعین کی تعریف

کتب احادیث کے اقسام جامع مسند معجم اجزا رسائل اربعین ہین مین نے قسم آخر یعنی اربعین سے
اس کتاب کا اکثر حصہ اخذ کیا ہی اربعین وہ ہی کہ ایک باب یا ابواب متفرقہ مین ایک سند

یا اسانید متفرقہ سے چالیس حدیثیں جمع کیجائیں بنا بر تالیف اسکی اس حدیث پر ہے جو بروایات مختلفہ و بطرق متعدد منقول ہے کہ

حدیث فضیلت اربعین میں

رسول اللہ صلعم نے ارشاد فرمایا من حفظ علی امتی اربعین حدیثا من امر دینها بعثه الله تعالی فی زمرة العلماء والفقهاء یعنی جو شخص حفظ کروایا اور پہونچایا میری امت کو چالیس حدیثیں متعلق امور دین کے اللہ تعالی بروز قیامت اوسکو گروہ علما و فقہا میں اٹھائیگا اور ایک روایت میں ہے کہ حق تعالی بروز قیامت فقیہ اور عالم اوٹھا دیگا اور ایک روایت میں ہے کہ میں اوسکا شافع و شاہد ہونگا اور ایک روایت میں ہے کہ اوسکو کہا جائیگا جس دروازہ سے جنت کے چاہے داخل ہو اور ایک روایت میں ہے کہ وہ شخص گروہ علما میں لکھا جائیگا اور شہدا کے گروہ میں مبعوث ہوگا۔

حدیث مذکورہ کا ضعف اور رفع ضعف

باوجود تعدد طرق کے حفاظ حدیث نے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے مگر یاد رکھنا چاہیے کہ باتفاق علماء فضائل اعمال میں حدیث ضعیف پر عمل جائز ہے اور قطع نظر اسکے متعدد صحیح احادیث سے جو فضیلت علم اور تبلیغ علم میں مروی ہیں اس حدیث کے مفہوم کی تائید ہوتی ہے اسلیئے بڑے بڑے ائمہ حدیث نے چہل حدیثیں تالیف فرمائی ہیں

نام اون ائمہ حدیث کا جنہوں نے چہل حدیثیں تالیف کی ہیں

چند ائمہ کے نام یہان تحریر ہوتے ہیں سب سے اول اسکی تالیف رئیس المحدثین عبداللہ بن مبارک نے فرمائی پھر محمد بن اسلم طوسی پھر ابن سفیان نسوی پھر ابو بکر اجری پھر ابو بکر محمد بن ابراہیم اصفہانی اور دارقطنی حاکم ابو نعیم عبدالرحمن سلمی ابو سعید مالینی ابو عثمان صابونی عبداللہ بن محمد انصاری ابو بکر بیہقی امام نووی شیخ علی متقی مولانا شاہ ولی اللہ دہلوی وغیرہ وغیرہ علما و فضلا جنکی صحیح تعداد سوائے علام الغیوب کے کوئی نہیں بتلا سکتا

ان چہل حدیثوں کا بیان جن سے یہہ کتاب مرتب ہوئی ہے

اربعینات میں منتخب احادیث جمع کیے جاتے ہیں جن اربعینات سے یہ اخذ کیا ہے وہ یہ ہیں (۱) چہل حدیث کنز العمال مولفہ شیخ علی متقی رحمہ اللہ (۲) چہل حدیث امام نووی رح (۳) چہل حدیث مولانا شاہ ولی اللہ دہلوی رح (۴) ان (۴۰) احادیث سے جو فصاحت لسان اور جوامع کلم اور بدائع بیان اور غرائب حکم رسول اللہ صلعم کے بیان میں شیخ عبدالحق محدث دہلوی رح نے مدارج النبوۃ میں بطور نمونہ کے درج فرمائی ہیں

چہل حدیث کنز العمال کی سند اور اوسکی فضیلت اور ثواب۔

چہل حدیث کنز العمال میں عقائد ارکان اسلام و فضائل عبادات و آداب و اخلاق میں ایسے احادیث مروی ہیں جنسے غالبًا کوئی کتاب حدیث خالی نہوگی لہذا سوائے سند کتاب مذکور کے دوسری سندیں نہیں لکھی گئی سند مذکور یہ ہے۔ روایت کیا ان احادیث کو حافظ ابو القاسم عبدالرحمن بن محمد بن اسحق بن منده اور ابو الحسن علی بن ابو القاسم بن بابویہ رازی اربعین میں اور ابن عساکر اور رافعی حضرت سلمان رضہ سے کہ انہون نے کہا میں نے

رسول اللہ صلعم سے پوچھا اوس چہل حدیث سے جسکے حق مین آپ نے فرمایا ہے جو شخص میری امت سے اونکو یاد کر لے داخل بہشت ہوگا
مین نے پوچھا وہ کون سی حدیثین ہین یا رسول اللہ تو آپ نے اون احادیث کو بیان فرمایا آخر مین نے عرض کیا اُن چہل حدیث کو
جو یاد کر لے اوسکا کیا ثواب ہے آپ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالی اوسکا حشر علما اور انبیا کے ساتھ کریگا

چہل حدیث مدارج النبوۃ کی فضیلت اور جامعیت اور تخریج جو راقم نے کی ہے

مدارج النبوۃ کی اڑتالیس احادیث سے مین نے چالیس حدیثین منتخب کر کے باب دوم مین اوسکا ترجمہ نظم کیا ہے ان احادیث کی جامعیت اور توصیف کا بیان شیخ نے ان الفاظ
مین فرمایا ہے۔ ہرچہ ازین کلمات گنجینہ ایست مشتمل بر عجائب و غرائب آداب دین و دنیا و قاعدہ الیست متضمن سعادت اولی و اخری و
ہر یکی شرحی دبیانی ہست کہ اگر ذکر کنند بدفاتر در نگنجد مدارج النبوۃ جلد اول باب اول ان احادیث کو شیخ رح نے بلا تخریج یعنی بلا بیان
اسم راوی تحریر فرمایا تہا خاکسار نے ان احادیث کی تخریج کر دی ہے اور حاشیہ مین ہر حدیث معہ نام راوی کے لکھدیا ہے۔

باب سوم مین انتخاب چہل حدیث امام نووی و مولانا شاہ ولی اللہ دہلوی رح منظوم مع احادیث منتخبہ راقم

اس کتاب کے باب سوم مین چہل حدیث امام نووی و مولانا شاہ ولی اللہ دہلوی رح کا انتخاب درج ہے اس لئے کہ اس کتاب کے باب اول و دوم مین ان دونون چہل حدیث کے بعض احادیث آگئی ہین اور بعض ناسخ فیہ اور مقصود کے موافق نہ تہین ترک کر دی گئے ہین اور بجای اونکے دیگر کتب
احادیث سے اسی قسم کے احادیث راقم نے انتخاب کر کے مترجم اور منظوم کیا ہے اور حاشیہ مین ہر حدیث معہ نام راوی کے لکھدی ہے

رای امام نووی رح کی نسبت اُن احادیث کے

ان احادیث کی نسبت امام نووی رح نے ارشاد فرمایا ہے کہ بعض حدیث اسمین سے مدار اسلام ہے
جنمین حدیث الدین النصیحہ اور بعض نصف دین ہے اور بعض ثلث دین ہے اور یہ احادیث جامع قواعد اسلام و انواع علوم اصولی و فروعی
و انواع آداب ہین ان احادیث کے راویونکے نام خود امام نووی رح نے بیان فرمایا ہے لہذا حدیثین معہ نام راوی حاشیہ مین لکھدی گئی ہین

چہل حدیث مولانا شاہ ولی اللہ دہلوی کی اسناد

چہل حدیث مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رح ایک ہی سند سے مروی ہے سند مذکور ایکا نام اس طرح مرقوم ہے ثنا فھنی ابو الطاہر المدنی عن ابیہ عن زین العابدین
عن ابیہ عن جدہ یحیی عن جدہ المحب عن عم ابیہ عن ابیہ احمد عن ابیہ عن ابی القاسم عن السید ابی محمد عن والدہ ابی الحسن عن والدہ
عن ابی علی عن والدہ محمد عن والدہ عن ابی القاسم عن والدہ ابی محمد عن والدہ الحسین عن والدہ جعفر عن ابیہ عبد اللہ عن
ابیہ زین العابدین عن ابیہ امام حسین عن ابیہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم اجمعین عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سند مذکورہ کا سادات کرام سے

اسکی اسناد مین بڑی خوبی یہ ہے کہ سلسلہ سادات کرام سے منقول و مروی ہے

منقول ہونا معہ دیگر تخریج کے جسکو قسم نے کیا ہے اور ان احادیث کی جامعیت

اور ایکی سند سے چالیس حدیثین مروی ہین خاکسار نے سواے ان اسناد کے دوسری تخریج بھی کر دی ہے ان احادیث کی جامعیت کو شاہ صاحب نے نہایت جامع اور مختصر الفاظ مین اس طرح بیان فرمایا ہے - کہ مبانیہا یسیرۃ ومعانیہا کثیرۃ -

اس کتاب کی نصف آخر کا بیان

باب چہارم مین اس کتاب کے چند کلمات حضرات صوفیہ کرام کے جو نہایت صاف اور ہر شخص کے فہم کے قابل ہین لکھے گئے ہین جیسے تصوف و بندگی و معنی محبت اور تفکر و اہتمام وغیرہ باب پنجم مین اس کتاب کے نفحۃ الیمن فیما یزول بذکرہ الشجن کے باب پنجم سے نصائح اور حکم حکما و فضلا انتخاب کر کے مترجم و منظوم کئے گئے ہین مگر چند اشعار مین دیگر کتب کے مضامین کا ترجمہ ہے باب ششم مین صد پند سود مند حکیم لقمان وغیرہ سے انتخاب کر کے نصائح منظوم کی گئی ہین ان تینون ابواب مین قریب سوا سو کے نصائح و حکم منظوم ہین

باوجود اس کتاب کے نہایت صغیر الحجم ہونیکے تمام اجل مکارم اخلاق کی جامعیت اور یہ کہ کتاب ہذا اس فن کی ضخیم کتب کی لب لباب ہے

باوجود اس رسالہ کے جو خاکسار کے تخلص کے لحاظ سے موسوم بہ پند فاضل ہے نہایت صغیر الحجم ہونیکے اوسمین اون تمام محاسن اخلاق کے متعلق نصیحت کی گئی ہے اور اوسکی طرف توجہ دلائی گئی ہے جو ضخیم ضخیم کتب اخلاق مین بیان ہوئے ہین صرف اجمال و تفصیل کا فرق ہے والعاقل تکفیہ الاشارہ - یعنی عقائد - عبادت - اخلاص زہد شکر صبر رضا توکل قناعت حیا و غیرت عفت ادب علو ہمت عزم جد و جہد ثبات و استقلال عدل عفو - حلم - اتفاق خلق و رفق شفقت و محبت تواضع و احترام خیرات و مبرات سخاوت و احسان امانت و دیانت وفاء عہد صدق انجاح حاجات خلائق تامل و تفکر مشاورت و تدبیر و دور اندیشی شجاعت سیاست فراست خاموشی بیداری سعی کسب و تحصیل کمال کتمان راز غنیمت جاننا اور قدر کرنا فرصت اور وقت کا صحبت اخیار اجتناب اشرار خدمت قوم عبرت رعایت حقوق خلائق صغار و کبار جار و مہمان تربیت اولاد وغیرہ وغیرہ -

بیان بحر عروضی

جس بحر مین یہ کتاب لکھی گئی ہے وہ بحر متقارب ہے جسکا اصلی وزن ہے فعولن آٹھ بار یہ بحر سالم بھی مستعمل ہے اور مزاحف بھی اور زحافات سے اسمین تسبیغ و قصر و حذف و قبض و ثلم واقع ہوتے ہین تسبیغ سے عروض و ضرب مین فعولان ہو جاتا ہے جو ناپسندیدہ ہے کیونکہ حرف آخر ضرب دائرہ سے باہر ہے اور قصر سے فعول بسکون لام ہوتا ہے اور حذف سے فعو رہتا ہے جسکو جاے فعل لایا جاتا ہے اور قبض سے

فعولٌ بضم لام ہوتا ہے اور سلم سے عولنٌ رہجاتا ہے جسکی جاے فعْلن لایا جاتا ہے ۔

ترجمہ عبارات عربیہ مین پابندی الفاظ کی نہین کیگئی ہے اور ترجمہ تحت اللفظ نہین کیا گیا ہے

بجز باب ششم کے اس کتاب کے اور ابواب عربی سے ترجمہ کئے گئے ہین ترجمہ امر آسان نہین ہے خصوصًا نظم مین اسلئے ناظرین پہ تمکین کی خدمت مین عرض ہے کہ اگر کسی حدیث و نصیحت کے ترجمہ مین وہ کسی امر کی کوتاہی پائین اور وہ اوس سے عمدہ ترجمہ اوسکا کرسکین تو اس وجہ سے اس ہیچمدان قلیل البضاعت کو مورد طعن و تشنیع نبائین اس لئے کہ اعتبار اکثر کا ہوتا ہے قطع نظر اوسکے یہ حقیر بتقصیر جہالت و بے علمی کا پوری طرح مقر ہے اور یہہ بھی واضح رہے کہ ترجمہ عبارات مین پابندی الفاظ عربیہ کی نہین کیگئی ہے بلکہ حاصل مطلب حدیث و نصیحت کا نظم کیا گیا ہے اور بعض جا شروح وغیرہ کوی عمدہ بات زیادہ کیگئی ہے کیونکہ دراصل مقصود مطالب حدیث یا حکمت کی تفہیم ہے نہ ترجمہ لغات و عبارات عربی کی تعلیم ۔

یہہ کتاب داخل درس طلبا فارسی خوان ہونا چاہئے ۔

میری رای مین یہہ کتاب اس قابل ہے کہ لڑکون کو فارسی مین کسی قدر استعداد ہو جانیکے بعد پڑہائی جاے بلکہ حفظ کرادی جاے تاکہ استعداد کو ترقی اور زبان آشنائی ہونیکے علاوہ سعلم و متعلم دونون مستوجب بشارت رسول کریم علیہ افضل الصلواۃ و اکمل التسلیم اور مستحق اجر عظیم ہون اور لڑکون کے دماغ مین اخلاق حسنہ و کلام حکیم ابتدای عمر ہی مین جاگزین ہو جائین تاکہ وہ اونکے ساتھ نشو و نما پاسکتے ہین اور وہ اونپر عمر بہر عامل رہین والحمد للہ اولا و آخرا و صلی اللہ علی سیدنا محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین ۔

راقم آثم خاکسار ہیچمدان
قطب الدین احمد محمود علی حیدرآباد
رکن مجلس پائگاہ خاص عالیجناب
نواب سر خورشید جاہ بہادر
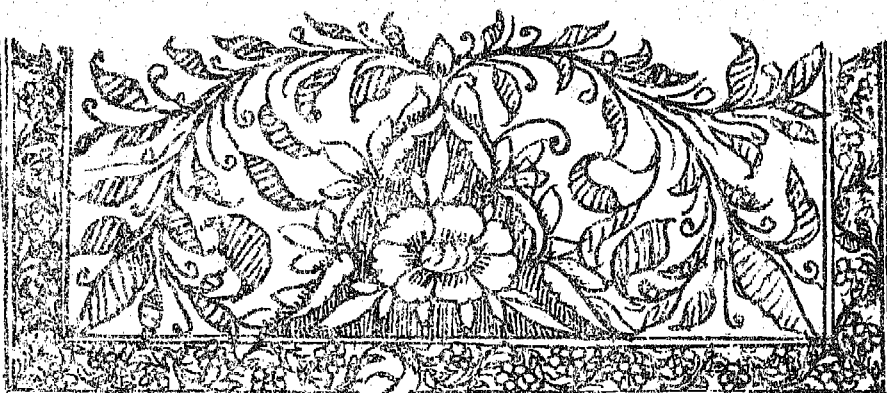
بسم الله الرحمن الرحیم

پس از حمد خلاق هر جزو و کل ‏ ‏ کنم نعت احمد امام رسل

رسولے که تتمیم اخلاق کرد ‏ ‏ منور بنور خود آفاق کرد

عَلَیهِ مِنَ اللّٰهِ رَبِّ الاَنَام ‏ ‏ مَعَ الآلِ وَالصَّحبِ اَزکَی السَّلَام*

وزان پس رقم میکنم چند پند ‏ ‏ که باشد خردمند را سودمند

ز خواننده اش دارم این آرزو ‏ ‏ که یادم کند با دعا نیکو

کریما کرم کن بحق رسول ‏ ‏ لِاَنِّی اَنَا ظَلُومٌ جَهُول**

باب اول در نظم ترجمهٔ چهل حدیث الکمال

بزد حرف حکمت رسول امم ‏ ‏ که ایمان بذات خدا آر و هم(۱)

بجمله فرستادگان و کتاب ‏ ‏ به بعث و ملائک بروز حساب

بتقدیر شر و بتقدیر خیر ‏ ‏ که هر کار از حق بود نے ز غیر(۱)

(۱) ان تومن بالله والیوم الآخر والملائکة والکتاب والنبیین والبعث بعد الموت والقدر خیره وشره من الله تعالی ـ

یہ کہ تو ایمان لاوے اللہ تعالیٰ پر اور روز آخرت پر اور فرشتوں پر اور کتاب اور نبیوں پر اور جی اٹھنے پر بعد موت کے اور تقدیر پر کہ برائی اور بھلائی اوس کی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے

* بر او از خداے پروردگار جمله آفریدگان با آل و اصحاب اکثر سلام

** زیرا که من گنهگار ظالم بر نفس خود و جاهل ترا ام

بگو از زبان و بدل کن قبول ۔۔۔ خدا واحد است و محمد رسول (۱)
بکامل وضو کن ادای صلوة ۔۔۔ باوقات و ہم صوم شہر و زکوة (۲)
گر استطاعت بود و سبیل ۔۔۔ بکن حج بیت الحرام ای خلیل (۳)
بہر روز و شب شش دوگانہ گذار (۴) ۔۔۔ مکن ترک وتر شبی زینہار (۵)
ز عیدین و آدینہ غافل مباش (۶) ۔۔۔ سوی بازی و لہو شاغل مباش (۷)
بکن صبر بر ہر بلای شدید ۔۔۔ مکن ترک ورد کلام مجید (۸)
جدا از قسمہای تزویر باش (۹) ۔۔۔ بہ تسبیح و تہلیل و تکبیر باش (۱۰)
برای خدا مرد زانی مشو ۔۔۔ ملکش ساغر خمر و جانی مشو (۱۱)
مکن شرک و دین در تباہی مدہ (۱۲) ۔۔۔ خدا را بہ باطل گواہی مدہ (۱۳)

(۱) وان تشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ۔
(۲) وتصلی الصلوٰة بوضوء سابغ لوقتہا وتؤتی الزکوة وتصوم رمضان
(۳) وتحج البیت ان کان لک مال
(۴) وتصلی اثنتا عشر رکعة فی کل یوم ولیلة۔
(۵) والوتر لا تترکہ فی کل لیلة
(۶) ولا تدع حضور الجمعة والعیدین
(۷) ولا تلعب ولا تلہ مع اللاہین
(۸) وتصبر علی البلاء والمصیبة۔ ولا تدع قراءة القرآن
(۹) ولا تحلف باللہ کاذبا
(۱۰) واکثر من التسبیح والتہلیل والتکبیر۔
(۱۱) ولا تشرب الخمر ولا تزن
(۱۲) ولا تشرک باللہ شیئا
(۱۳) ولا تشہد شہادة زور

یہ کہ تو گواہی دے کہ نہیں ہے کوئی معبود موجود غیر اللہ کا اور محمد رسول اللہ کے ہیں۔
اور کامل وضو سے ہر وقت نماز پڑھا کرے اور زکواة دیا کرے اور روزہ رکھے
اگر مال و استطاعت ہو تو حج کعبة اللہ کرے۔
دن رات میں بارہ رکعت نماز سنت پڑھا کرے۔
وتر کسی رات میں نہ چھوڑے
جمعہ اور عیدین کا حاضر ہونا مت چھوڑ
اور کھیل کھود کرنے والوں کے ساتھ لہو و لعب مت کر
بلا اور مصیبت پر صبر کرے۔ قرآن پڑھنا مت چھوڑ۔
خدا کی قسم جھوٹی مت کہا
سبحان اللہ لا الہ الا اللہ اللہ اکبر بہت پڑھا کر
شراب مت پی زنا مت کر
خدا کے ساتھ کسی چیز کو شریک مت کر۔
جھوٹی گواہی نہ دے

مرنجان دل مادر و هم پدر (۱)
به بیداد مال یتیمی مبر (۲)

مکن با هوا و هوس هیچ کار (۳)
خیانت روا با مسلمان مدار (۴)

مرو با نمیمه میان دو کس (۵)
بزشتی مکن ذکر مسلم به پس (۶)

ز خویشان نباشی تعلق گسل (۷)
طریق تمسخر بمردم بهل (۸)

نگهدار از لعن مردم زبان (۹)
مکن قذف هر محصنه از زنان (۱۰)

تو کوتاه و را کوته اصلا مخوان
چو مد نظر عیب باشد ازان (۱۱)

هر انچه رسیدت بدان بی خطا
هر انچه خطا کرد بد نارسا (۱۲)

بشکر خدا باش رطب اللسان (۱۳)
مشو ایمن از قهر او یک زمان (۱۴)

(۱) ولا تعق والدیک
(۲) ولا تاکل مال الیتیم ظلما
(۳) ولا تعمل بالهوی
(۴) ولا تغل اخاک المسلم
(۵) ولا تمش بالنمیمة بین الاخوین
(۶) ولا تغتب اخاک المسلم
(۷) ولا تقطع اقربائک وصلهم
(۸) ولا تسخر باحد من الناس
(۹) ولا تلعن احدا من خلق الله
(۱۰) ولا تقذف المحصنة
(۱۱) ولا تقل للقصیر یا قصیر یرید بذلک عیبه
(۱۲) واعلم ان ما اصابک لم یکن لیخطئک وما اخطاک لم یکن لیصیبک
(۱۳) واشکر الله علی نعمته
(۱۴) ولا تامن من عقاب الله

ماں باپ کی نافرمانی مت کر اور انکو تکلیف نہ دے
یتیم کا مال ظلم سے مت کھا جا۔
خواہشات نفسانی پر عمل مت کر
مسلمان کے مال مین خیانت مت کر
دو مسلمان بھائیوں کے درمیان چغل خوری مت کر
مسلمان بھائی کی غیبت مت کر
قرابت دارون سے قطع قرابت نہ کر بلکہ صلہ رحمی کر
کسی شخص سے ٹھٹھا مت کر
خدا کی مخلوق سے کسی کو لعنت اور گالی گلوچ مت کر
محصنہ عورت پر بہتان زنا مت کر۔
پستہ قد کو پستہ قد مت کہہ جب اس کہنے سے عیب لگانا مقصود ہو
اور جان لے کہ جو چیز تجھی پہونچی وہ بغیر پہونچے نہ رہتی اور جو چیز نہ پہونچی اوس کا پہونچنا ممکن ہی نہ تھا۔
خدا کے نعمتوں کا شکر ادا کیا کر۔
حق تعالے کے عقاب سے نڈر نہ ہو

باب دوم در نظم ترجمہ چہل حدیث از مدارج النبوة و حیات القلوب

رسول الوری خاتم المرسلین ۔ بفرمود از وحی رب متین

مدار عملہا بہ نیت بود ۔ کہ ہر کار حسب طویت بود (۱)

ہمین است از حسن اسلام مرد ۔ کند ترک چیزی کہ سودش نکرد (۲)

کند نصح آن کو بہ ملت بود ۔ کہ دین در حقیقت نصیحت بود (۳)

بدان مسلم آن را کہ ہر مسلمی ۔ ز دست و زبانش نبیند غمی (۴)

بغیر آنچہ بر خود پسندی پسند ۔ کہ گردی ازان مومن ارجمند (۵)

زیانی بہر آنکو باغش کند ۔ کہ ماوای خود اندر آتش کند (۶)

کی آن مرد باشد با ایمان و دین ۔ کہ نبود بعہد و نباشد امین (۷)

اگر مشورت با تو گیرد دگر ۔ امین باش و بر راہ خیرش ببر (۸)

(۱) انما الاعمال بالنیات اخرجہ الشیخان

(۲) من حسن اسلام المرء ترکہ ما لا یعنیہ رواہ الترمذی

(۳) الدین النصیحة رواہ المسلم

(۴) المسلم من سلم المسلمون من لسانہ و یدہ رواہ البخاری

(۵) لا یومن احدکم حتی یحب لاخیہ ما یحب لنفسہ اخرجہ الشیخان

(۶) من غشنا فلیس منا رواہ الترمذی

(۷) لا ایمان لمن لا امانة لہ و لا دین لمن لا عہد لہ رواہما البیہقی و ابن النجار

(۸) المستشار موتمن رواہ الترمذی

اعمال نیتون کے ساتھ ہین

آدمی کے اسلام کی خوبی سے بیفائدہ کام چھوڑ دینا ہے

دین نصیحت یعنے ہر شخص کی خیرخواہی ہے

مسلمان وہی ہے کہ اور مسلمان اسکے ہاتھ اور زبان سے امن میں رہیں

کوئی شخص تم مین سے مسلمان نہوگا جبتک کہ جو امور اپنے لئے پسند کرتا ہو وہی دوسرون کے لئے پسند کرے

جو شخص ہمسے فریب یا خیانت یا بدخواہی یا خباثت باطنی کرے وہ ہم مین سے نہین ہے

جس شخص کو امانت داری نہیں اوسکو ایمان نہیں اور جسکو عہد کی پابندی نہیں اوسکو دین نہین

جس سے مشورہ لیا جاے وہ امانتدار ہونا چاہیے

بود رہنما سوے فضل ثواب ۔ بہ نزدیک ایزد چو فاعل شتاب (۱)

مہر دار چو بہت ز فرزند و زن ۔ دگر ہیچ نی بہتر ادیب زن (۲)

ہمانست نیکوتر اندر انام ۔ کہ با اہل خود نیک باشد مدام (۳)

ہر آنکس کہ باشد باعمال پست ۔ نسی کی دہد در بزرگیش دست (۴)

بود وصل یاران چو مقرون بفصل ۔ فزون گردد الفت ازین گونہ وصل (۵)

نشد جمع با ہیچ شے ہیچ شے ۔ نکوتر ز حلمے کہ با علم شے (۶)

یکے تندرستی فراغت دگر ۔ درین ہر دو مغبون بسے از بشر (۷)

فسادی ز خلق بد اندر عمل ۔ چنانست کز سرکہ اندر عسل (۸)

مدہ دل بسوداے بد اصل زن ۔ حذر میکن از سبزہ زار دمن (۹)

(۱) الدال علی الخیر کفاعلہ رواہ المسلم ۔ نیکی کی راہ بتلانے والا مثل نیکی کرنے والے کے ہے

(۲) لا ترفع عصاک عن اہلک رواہ ابو نعیم ۔ اہل و عیال سے عصا مت اوٹھانے یعنی اونکو ادب دیا کر

(۳) خیرکم خیرکم لاہلہ رواہ الطبرانی ۔ تم میں بہتر وہ ہے جو اپنے اہل و عیال سے زیادہ نیکی کرتا ہے

(۴) من ابطأ بہ عملہ لم یسرع بہ نسبہ خرجہ المسلم ۔ جس کو اوسکے عمل نے پیچھے رکھا اوسکو اوسکا نسب آگے نکریگا

(۵) زر غبّا تزدد حبا رواہ الطبرانی ۔ احباب سے فاصلہ سے ملاقات کیا کر محبت زیادہ ہوگی

(۶) ما جمع شیء الی شیء احسن من حلم الی علم رواہ الطبرانی ۔ کوئی شے دوسری شے کے ساتھ جمع نہیں ہوئی ہے بہتر حلم سے جو علم کے ساتھ ہو

(۷) نعمتان مغبون فیہما کثیر من الناس الصحۃ والفراغ رواہ البخاری والترمذی ۔ دو نعمتیں ہیں کہ نقصان میں ہیں (یا فریفتہ ہیں) انکے اکثر آدمی ایک تندرستی دوسری فراغت

(۸) الخلق السیء یفسد العمل کما یفسد الخل العسل رواہ الطبرانی ۔ بد خلقی عمل کو اسی طرح خراب کر دیتی ہے جیسے سرکہ شہد کو

(۹) ایاکم وخضراء الدمن رواہ الدارقطنی ۔ سبز گینوں کی سبزی سے بچو یعنی خوبصورت عورت سے جو بد اصل ہو

شے بفتح اول و سکون ثانی بلغت دری و لغت سندی بمعنی ہست باشد کہ مقابل نیست آمدہ کذافی برہان قاطع حافظ شیرازی فرماید ہ ساقی اگرت ہوای ما ہے ۔ جز بادہ میار پیش ما شے ۔

ن سے نسخہ شرح میں ہے ۔ ز حلمے کہ با علم گردد شے یافتہ ۔

بجز رفعت نیست در انکسار (۱) — بجز عزت نے بعفو عثار (۲)

زبان فصاحت از حسن مرد — توهم نباید درین امر کرد (۳)

شدید آنکه بر نفس آمد شکست — نه آنکس که شد بر بشر چیره دست (۴)

بکتمان آفات واخفاے رنج — بود از نکوئی گرانمایه گنج (۵)

الا فضل علم است بهتر ترا — ز فضل عبادت بهر دو سرا (۶)

نباشد چو خلق خوش اصلا حسب — که خلق حسن هست مقبول رب (۷)

عقیل آنکه از بهر روز قیام — عمل کرد و هم نفس را ساخت رام (۸)

همانست عاجز که شد نفس را — مطیع و تمنا کند بر خدا (۸)

بود نیمه علم حسن سوال (۹) — قناعت چو گنجینه بے زوال (۱۰)

(۱) التواضع لا یزید الا رفعة رواه المسلم — گناہوں کا بخشدینا انسان کی عزت ہی بڑھاتا ہے

(۲) العفو لا یزید العبد الا عزا رواه المسلم — عاجزی انسان کا مرتبہ ہی بلند کرتی ہے

(۳) جمال الرجل فصاحة لسانه رواه الحاکم — انسان کی زیب و زینت اوسکی زبان کی فصاحت ہے۔

(۴) لیس الشدید من غلب الناس انما الشدید من غلب نفسه رواه المسلم — شدید وہ نہیں ہے جو لوگوں پر غالب ہو شدید وہ ہے جو اپنے نفس پر غالب ہو۔

(۵) الکنوز البر کتمان المصائب — نیکی کے خزانہ مصیبتوں کا چھپانا ہے

(۶) فضل العلم خیر من فضل العبادة رواه البزاز لا حسب کحسن الخلق — علم کی بزرگی عبادت کی بزرگی سے بہتر ہے۔ مثل خوش خلقی کہ کوئی بزرگی اور شرف نہیں ہے

(۷) الکیس من دان نفسه وعمل لما بعد الموت۔ والعاجز من اتبع نفسه وتمنی علی الله رواه احمد — عقلمند وہ ہے جو اپنے نفس کو مطیع کیا اور آخرت کیلئے نیک عمل کیا عاجز وہ ہے جسنے اتباع نفس کی اور اللہ پر تمنا رکھا۔

(۸) حسن السوال نصف العلم رواه الدیلمی — سوال کی خوبی آدھا علم ہے۔

(۹) القناعة کنز لا یفنی رواه البیہقی — قناعت ایک خزانہ ہے جو فنا نہیں ہوتا

(۱۰) بصحیح اعتذار گذشتن از گناه رسوی کرد اسید دنیائی المنتخب المحمد بغدیر بالشیخ لعزیش وگنان ز صدة الاعرف شدیسیہ ۱۲

دوادست نصف خرد با بشر (۱) | بیان تصدق گذشتن ز شر (۲)

ز تاثیر خالی نباشد رضاع | کہ آید تغیر از و در طباع (۳)

نہ مالے نکو باشد از عاقلی (۴) | نہ فقرے بود بد تر از جاہلی (۵)

نباید کمے از تصدق بمال (۶) | مکن ترک خیرات در ہیچ حال

شماتت مکن تا خدای جہان | نسازد ترا مبتلا جای آن (۷)

بسان غریبی بسر بر جہان | ز اہل قبور است شب و روز دان (۸)

ترا حب شے میکند کور و کر (۹) | فزونش ز جا و بود بیشتر

ہر کس کہ باشد محبت ترا | شوی ہم کالبش روز جزا (۱۰)

رسول امین و امیر عرب | بفرمود المرء مع من احب

(۱) التودد الی الناس نصف العقل
(۲) ترک الشر صدقہ۔
(۳) الرضاع یغیر الطباع رواہ ابن حبان
(۴) لا مال اعز من العقل رواہ العسکری
(۵) لا فقر اشد من الجہل رواہ العسکری
(۶) ما نقص مال من صدقہ رواہ المسلم
(۷) لا تظہر الشماتۃ باخیک فیعافیہ اللہ و یبتلیک رواہ الترمذی
(۸) کن فی الدنیا کانک غریب او کعابر سبیل و عد نفسک من اصحاب القبور رواہ البخاری
(۹) حبک الشی یعمی و یصم رواہ احمد
(۱۰) المرء مع من احب اخرجہ الشیخان

محبت رکہنا لوگون سے نصف عقل ہے
برائی اور شر چھوڑ دینا بھی ایک صدقہ ہے
دودھ سے طبیعت و سرشت متغیر ہو جاتی ہے
کوئی مال عقل سے زیادہ عزیز نہیں ہے
کوئی افلاس جہالت سے زیادہ سخت اور برا نہیں ہے
صدقہ اور خیرات سے مال کم نہین ہوتا
اگر کسی مسلمان بھائی کو کوئی امر کروہ پہونچے تو اوسپر خوش نہو تاکہ خدا اوسکو اچھا اور تجھے مبتلا نکرے۔
دنیا مین ایسا رہ جیسے کہ تو مسافر یا راستہ سے گذرنے والا اور اپنے آپکو مردون سے سمجہ۔
کسی چیز سے تیری محبت اندہا اور بہرا کر دیتی ہے۔
آدمی اوسکے ساتھ ہے جسکو دوست رکہتا ہے

عہ مع مبنی بالسکون ... لسکن کذا فی الصراح وقال ابن مالک فی الالفیۃ مع مع فیہا قلیل ونقل الخ

باب سوم در نظم ترجمهٔ چهل حدیث از اربعین امام نووی و مولانا شاه ولی الله دهلوی رحمهما الله القوی وغیرهما من کتب الاحادیث النبویه علی صاحبها الصلوٰة والتحیه

بگفته نبی سرور کائنات — علیه مع الآل ازکی الصلوٰة

بود حکمت گمشده یک عزیز — بهرجا که دریابیش گیر تیز (۱)

نگهدار مابین فکین خویش — که برهم نه مالی توکفین خویش (۲)

پے ضامن شرمگاه و زبان — شوم ضامن بوستان جنان (۳)

خموشی که ستر جهالت بود — فزون فضل او از عبادت بود (۴)

خموشیست آرایش عاقلان — سر خلقهای نکو در جهان (۴)

نگر پیش ازان دم که نزد خدا — نگردد قبول از خلائق دعا (۵)

کنید امر معروف و نهی از امور — که منکر بدانندش اهل شعور (۵)

(۱) كلمة الحكمة ضالة المؤمن اينما وجدها فهو احق بها رواه ابن ماجه

(۲) كف هذا عليك واخذ بلسانه وقال صلعم رواه الترمذي البلاء موكل بالمنطق رواه القضاعي - من صمت نجا رواه احمد

(۳) من يضمن لي ما بين لحييه وما بين رجليه اضمن له الجنة رواه البخاري -

(۴) الصمت ارفع العبادة والصمت زين للعالم وستر للجاهل الصمت سيد الاخلاق رواه الديلمي وابن حبان

(۵) مروا بالمعروف وانهوا عن المنكر قبل ان تدعوا فلا يستجاب لكم رواه ابن ماجه

حکمت اور عقلمندی کی بات مسلمان کی گم کی ہوئی شے ہے جہاں پاوے وہ اوس کا زیادہ حق دار ہے

اپنی زبان کو روک - بلا مقرر ہی بات کرنے پر -

جو شخص چپ رہا نجات پایا -

جو شخص ضامن ہو میرے لیے اوس چیز کا جو درمیان اوسکے دونوں جبڑوں اور دونوں رانوں کے ہیں میں اوسکے لیے جنت کا ضامن ہوتا ہوں

خاموشی بلند ترین عبادت ہے اور خاموشی عالم کی زینت جاہل کی پردہ پوش اور اخلاق کی پیشوا ہے -

اچھی باتوں کا حکم کرو اور بری باتوں سے منع کرو قبل اسکے کہ دعا کرو اور قبول نہ ہو

بود بہتر مردمان آن کسے — کہ نفعش رساند بمردم (۱) بسے

سعید آنکہ عبرت گرفت از دگر (۲) — بہر گردش دہر دارد نظر

ہر آنکس کہ او سرور قوم ہست — بلا شبہ او چاکر قوم ہست (۳)

کے آنکس کند شکر خالق ادا — کہ مر شکر مخلوق نارد بجا (۴)

بمسلم نباشد ز مسلم حلال — زیادہ ز سہ روز ترک مقال (۵)

اگر بہرہ یابی شدت از شعور — بکتمان مدد جوے اندر امور (۶)

خطا کار باشد اگر یار تو — خطا راہ یابد در اطوار تو (۷)

صفای بآئین دین لازم است — کہ ہر مسلم آئینہ مسلم است (۸)

کرستے چو از معشری آیدت — بدل عز و اکرام او بایدت (۹)

زمانیست آنکس کہ حظی نبرد — ز عز بزرگان و الطاف خرد (۱۰)

(۱) خیر الناس انفعهم للناس رواه القضاعی

(۲) السعید من اتعظ بغیره رواه الدیلمی

(۳) سید القوم خادمهم رواه الدیلمی

(۴) لا یشکر الله من لا یشکر الناس رواه احمد

(۵) لا یحل لمسلم ان یهجر اخاه فوق ثلاث اخرجه الطبرانی

(۶) استعینوا علی الحوائج بالکتمان رواه القضاعی

(۷) المرء علی دین خلیله رواه ابو داؤد

(۸) المسلم مرآة المسلم رواه ابن منیع

(۹) اذا جاءکم کریم قوم فاکرموه رواه ابن ماجه

(۱۰) لیس منا من لم یرحم صغیرنا و یوقر کبیرنا اخرجه الطبرانی

بہتر آدمی وہ ہے جو لوگوں کو زیادہ نفع پہنچاوے

نیک بخت وہ ہے جو دوسرے سے عبرت حاصل کرے

سردار قوم کا خدمت گذار قوم کا ہوتا ہے۔

خدا کا شکر نہیں کرتا وہ شخص جو بندوں کا شکر گذار نہیں

کسی مسلمان کو جائز نہیں کہ اپنے بھائی مسلمان کو تین روز سے زیادہ چھوڑ دے

مدد چاہو پوشیدہ طور سے حاجتوں پر کیونکہ اکثر حاسدین ہوا کرتے ہیں

آدمی اپنے دوست کے طریقہ پر ہو جاتا ہے

مسلمان مسلمان کا آئینہ ہے دل صاف کرو اور عیب بتلادو

جب تمہارے پاس کسی قوم کا سردار آوے تو اس کی تعظیم کیا کرو

جو شخص چھوٹے پر رحم نہ کرے اور بڑے کی تعظیم نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں

بحشر و خدا آنکه ایمان اوست ‏ ‏ برو عزت جار و مهمان اوست (۱)

اگر از خود و قدر خود واقفی ‏ ‏ نگردی هلاک و ز حق عارفی (۲)

مکن تا توانی ز روی نیاز ‏ ‏ به پیش کسان دست خود را دراز (۳)

بود دست بالا نکوتر ز پست ‏ ‏ تفاوت درین هر دو هست آنچه هست (۴)

قریب است فقر از علم بر کشد ‏ ‏ که تا غایت کفر آن سر کشد (۵)

چو وا شد در رزق محکم بگیر (۶) ‏ ‏ مران خشم بر هیچ برنا و پیر (۷)

نباشد بر اهل دانش خبر ‏ ‏ چو آن شئے که می بگذرد از نظر (۸)

بود کافی از بهر کذب بشر ‏ ‏ که گوید هر آنچه شنید از خبر (۹)

مجالس امانات هستند زفت ‏ ‏ خیانت نباید بحرفی که رفت (۱۰)

---

(۱) من کان یؤمن بالله والیوم الآخر فلیکرم جاره
ومن کان یؤمن بالله والیوم الآخر فلیکرم ضیفه اخرجه الشیخان

(۲) من عرف نفسه فقد عرف ربه و ما هلک امرء عرف قدره

(۳) لا تسئلوا الناس شیئا رواه الدیلمی

(۴) الید العلیا خیر من الید السفلی

(۵) کاد الفقر ان یکون کفرا رواه ابن منیع

(۶) اذا فتح لاحدکم باب الرزق فلیلزمه رواه البیهقی

(۷) لا تغضب (قال رجل عنه صلعم اوصنی مرارا فقال لا تغضب)

(۸) لیس الخبر کالمعاینة اخرجه الطبرانی

(۹) کفی بالمرء کذبا ان یحدث بکل ما سمع رواه مسلم

(۱۰) المجالس بالامانة رواه الترمذی

جو شخص ایمان لایا اللہ تعالیٰ اور روز آخرت پر اپنے ہمسایہ کی تکریم کرے
جو شخص ایمان لایا اللہ پر اور روز آخرت پر اپنے مہمان کی تکریم کرے

جس نے اپنے آپ کو پہچانا وہ خدا کو پہچانا وہ آدمی ہلاک نہ ہوا جس نے اپنی قدر جانی

لوگوں سے کوئی چیز مت مانگا کرو۔

اونچا ہاتھ نیچے ہاتھ سے بہتر ہے

قریب ہے کہ محتاجی کفر ہو جاوے [illegible]

جب کسی شخص کیلئے دروازہ رزق کا کشادہ ہو تو اسکو لازم پکڑے

غصہ مت ہو۔ اخرجہ البخاری

سنی ہوئی بات مثل دیکھی ہوئی کے نہیں ہوتی۔ شنیدہ کی بود مانند دیدہ

آدمی کے جھوٹا ہونیکیلئے یہ امر کافی ہے کہ جو سنے وہ بیان کرے

مجلسیں امانت کے ساتھ ہیں سنی ہوئی بات کا مشہور کرنا جائز نہیں

در آور بگوشش این سخن از شعور — میانہ روی هست خیر الامور (1)

کسی کہ زمال و متاع غنی نیست — غنا در حقیقت غنای دلیست (2)

شوی از سخاوت عزیز الورا — کہ خوی سخا هست خوی خدا (3)

تصدق نگهدار دار از نار جسم — اگرچہ یکی پارہ باشد ز تمر (4)

بود راجع اندر هبہ چون کلاب — کہ قی کردہ بازش خورند از شتاب (5)

بود تائب از ذنب چون بیخطا (6) — ز عفو ملک ملک یابد بقا (7)

خلد هرچہ در دل گناہ هست آن (8) — تو الاثم ما حاک فی الصدر دان

ز دشمن روا باشدت ریو و رنگ — کہ در اصل نام فریب است جنگ (9)

خوش آنکس کہ با وی حیا گشت جفت — نبی الحیا کلہ خیر گفت (10)

حیا مانع است از مقابح ترا — مکن هرچہ خواهی چو نبود حیا (11)

(1) خیر الامور اوسطها رواہ السمعانی
(2) الغنی غنی القلب رواہ الدیلمی
(3) السخاء خلق اللہ الاعظم رواہ ابن حبان
(4) اتقوا النار ولو بشق تمرة اخرجہ الشیخان والنسائی
(5) الراجع فی هبتہ کالکلب یعود فی قیئہ رواہ البخاری
(6) التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ رواہ ابن ماجہ
(7) عفو الملوک ابقاء للملک رواہ الرافعی
(8) الاثم ما حاک فی النفس وتردد فی الصدر رواہ الدیلمی
(9) الحرب خدعة اخرجہ الشیخان
(10) الحیاء خیر کلہ - اذا لم تستحی فاصنع ما شئت اخرجہ الشیخان

سب کاموں میں میانہ روی بہتر ہے
تونگری دل کی تونگری ہے یعنے تونگر وہ ہے جسکا دل غنی ہے۔
سخاوت خصلت خدا کی بزرگی ہے
دوزخ سے بچو چھوہر کا ایک ٹکڑا ہی دیکر
دی ہوئی شئی کا واپس لینے والا ایسا ہے جیسا کہ کتا کہ قے کرکے اوسکو کہا لیتا ہے
گناہ سے توبہ کرنے والا مثل بے گناہ کے ہے
بادشاہوں کی بخشش باعث قیام ملک ہے
گناہ وہ ہے جو نفس میں کھٹکے اور سینہ میں تردد پیدا کرے
لڑائی دھوکے کا نام ہے
حیا سب کی سب بہتر ہے جب تو حیا نکرے جو چاہے کر۔

در اسلام نبود ضرار و ضرر (۱)	بخیر و کرم کن مکافات شر
تدابر بد و نیز بغض و حسد	چو بیع تو بر بیع غیر است بد (۲)
مکن ظلم و خذلان و تکذیب کس	مواخاة کن با مسلمان و بس (۲)
ز مسلم دم و خون و ناموس و نام	حرام است بر مرد مسلم حرام (۲)
بود باهمی اتفاق ارجمند	که مردم چو دندانهٔ شانه اند (۳)
کنید اتباع سواد عظیم	که در انفراد است خوف جحیم (۴)
نبی آنکه زو باغ معنی شگفت	فمن شذ قد شذ فی النار گفت

۲۰

باب چهارم در نظم چند کلمات طیبات حضرات صوفیه علیهم تحیات رب البریه

تصوف شد این بس صوفیست و بس	بود راستی با خدا هر نفس
دوم گر رفت تابع حکم رب	همه آرزوهای خود روز و شب
سوم خیر با خلق و کار دگر	به از کار خود داشتن در نظر
بود بندگی نزد اهل صفا	رضای خود اندر رضای خدا

(۱) لا ضرر ولا ضرار فی الاسلام رواه ابن ماجه

(۲) لا تدابروا ولا تحاسدوا ولا تباغضوا وکونوا عباد الله اخوانا ولا یبع بعضکم علی بیع بعض المسلم اخو المسلم لا یظلمه ولا یخذله ولا یکذبه ولا یحقره کل المسلم علی المسلم حرام دمه وماله وعرضه رواه المسلم

(۳) الناس کاسنان المشط

(۴) اتبعوا السواد الاعظم فانه من شذ شذ فی النار

اسلام میں تکلیف پہونچانا اور معاوضہ تکلیف کی تکلیف پہونچانا نہیں ہے آپسمین ملنا جلنا ترک اور بغض وحسد مت کرو اور باہم بہائی بہائی ہو جاؤ ای خدا کے بندو کوئی شخص دوسرے کے مول پر مول نکرے مسلمان مسلمان کا بہائی ہی اوسپر ظلم نکرے اور اوسکو ذلیل نکرے اوسکو جہٹلاوے نہین کل مسلمان مسلمان پر حرام ہے اوسکا خون اوس کا مال اوسکی آبرو

آدمی مثل کنگہی کے دندانون کے ہین

بڑی جماعت کی اتباع کرو جو علیحدہ ہوا دوزخمین علیحدہ رہیگا

[illegible]

به تقدیر خود شادمانی مدام | عمل حسب فرمان خیر الانام

محبت سه قسم است ای هوشیار | بدنیا بدین و به پروردگار

محبت بدنیا سراسر دنیست | که انجام او غیر افسوس نیست

محبت بدین جز خیال بهشت | نباشد خوشا آنکه او را نهشت (نگذاشت ۱۲)

محبت بحق مایه خیر نیست | ز دنیا و دین پیش او بی غمیست

بگو حب آن کو بود بی زوال | وگرنه بمانی بحزن و ملال

تفکر دو قسم است ای نیکنام | یکی زان حلال و یکی زان حرام

به کیفیت ذات حق فکرت است | نباشد مگر منشء حیرت است

تفکر در اسرار خلق و جهان | بآتش هلاک و خصومت بدان

مگر فکر در صنعت کردگار | بدل مورث حکمت آشکار

دگر فکر نعمای پروردگار | بود منشاء الفت و حسن کار

تفکر در اقوال و افعال خویش | بدان باعث حسن احوال خویش

تفکر بکار خود از راه عیب | شود موجب شرم بی وهم و ریب

تهی رنج از بهر دنیای دون | زوال کسی نیست قدرش فزون

کند توبه محو گناه کبیر | بفرمود تو اخدای قدیر

کند آن که علم ادب را حصول | بود در رضای خدا و رسول

باب پنجم در نظم ترجمه نصائح و حکم علماء کرام و حکماء ذوی الاحترام رحمهم الله الی یوم القیام

نخست ای برادر خدا را شناس | محمد نبی الورے را شناس
مبردار چیزے ز طاقت فزون | میندیش امرے ز عادت برون
مکن کار بیفایده زینهار | مدان مال و اسباب را پایدار
مخور غصه آنچه رفتت ز کف | اگرچه بود لعل و در نجف
ز خود دور کن حرص و بخل و نفاق | حذر کن که زشت است با اتفاق
مشو بر آنکس که خشم تو نیست | اگر خشم رانی بجز حمق چیست
تو بیکار عمرت مده رایگان | نشستن برغبت برابر بدان
بنان جوین خواهشت آراستن | به از من و سلوی ز کس خواستن
رسد گو همان شی که باشد بخت | ز مال و متاع و زر و سیم و رخت
مگر چون بداد حق دست و پای | عطا کرد از لطف خود عقل و رای
بود حیف گر مثل بی دست و پا | نشینیم یا کت بدست و عصا
بما فرض شد کوششی کردنی | نه چون دام و دد خفتنی خوردنی
همی بایدت جستن از عطا | ندانی لکل امرء ما سعی
باندازهٔ بخت و کد تو | ترقی کند جاه و دان جد تو (۱)
بشب در سر جاه بیدار باش | بدریا در آ چون کنی در تلاش
بلا جهد خواهی چه جاه و جلال | کنی عمر ضائع بحرص محال
ز ناکامیابی مشو تنگدل | بدل باش در سعی خود مشتغل
ز کوتاهی فکر و ضعف شعور | بماند ز اقبال هر مرد دور

(۱) جد بالفتح بهره و بخت و توانگری و بزرگی و عظمت لغات المنتخب

نصیحت شمارد هر آنکس که عار
فضیحت ز جانش برآرد دمار

ز حکمت ببالد شرف در شریف
رذالت پذیرد زوال از جلیف

بود فخر بهتر بفضل و ادب
ز فخری که باشد باصل و نسب

خنک آنکه باشد بعیبش بصیر
نه بیند عیوب دگر چون ضریر (نابینا)

ز کار خود آنکس که غافل بود
بکار تو ناچار کاهل بود

بهر کس کند مرد بدظن بد
که بیند چو می بیند از چشم خود

اگر خرده گیری بهر کار یار
شود یار دشمن در انجام کار

ز بدخواهی یار و مکر عدو
خدا را بپرهیز و دوری بجو

اگر دوست کفران نعمت کند
وگر دشمنت غدر نقمت کند

ازان قطع الفت مکن زینهار
وزین تار الفت مبند استوار

همانا همانست مرد حلیم
که بر بنده بخشد گناه عظیم

بدنیا ازان نیست کمزورتر
که نتوان نهان داشت راز از بشر

بجز سینه سر را مده جایگاه
بمنت مکن اجر احسان تباه

رعایا چو هستند بر خلق شاه
سزد شاه را خلق و حلم آله

ازان شه دو جهان شاد هست
که از عدل وی ملک آباد هست

ز الطاف گرگ است هم شیر یار
ز جورست هم شیر بر کارزار

ز آزار گردد امارت تباه
لا ابل الا یادی تجر الجباه

(۱) وهم دیگر افشا راز فاضل جاهل گفته و از افشاء حقیقت عن السرائر الخفیها فاسمع صدا نامن الوف رجال

بپرهیز از مفرط و بحثش از مصر
که انجام اصرار بینید مضر

شنیدم ز داننده نکته رس
ز جمله جهان بدتر اند آن سه کس

یکی آنکه ز و نیست امید خیر
نه ایمنی ز شرش بود نی ز ضیر

دوم زن که در طینتش هست شر
سوم جار موذی که جوید ضرر

زیادت کسی را باهل و عیال
بهنگام افلاس باشد وبال

نشان حماقت بدان بالیقین
بقول علی سید العارفین

یکی بی تفکر ادای جواب
دوم التفاتی بهر شیخ و شاب

باب ششم در نظم چند پند سود مند حکیم لقمان و غیره من الاعیان

تو اول بگفتار خود کار کن
وزان پس نصیحت باغیار کن

سخنها باندازهٔ خویش گوی
بلندی میندیش و پستی مجوی

مکن هرچه امروز در سر بود
که فردا سر کار دیگر بود

بچیزی که تو مبتلائی دران
مکن غیر خود را ملامت بران

باندازه دخل کن خرج خویش
وگرنه شود جان زار تو ریش

بسختی و درماندگی آزما
محبان خود را بصدق و صفا

یقین باش در کار امیدوار
که باشد معین تو پروردگار

باول بیندیش و آخر بگوی
ز گفتار بیهوده سودی مجو

ز مخمور و مغرور و نادان
بپرهیز و تا پای داری گریز

حذر کن برای خدا از آن سفیه | که مر خویشتن را بداند فقیه

ز انبای خود تو همان چشم دار | نهی هرچه ز آبای خود طرح کار

بباید ازو در حق هر یک ترا | بباید نمودن سزا و جزا

بتعجیل و جنگ و فساد و فضول | نیاید بجز الا ظلوم و جهول

مکن عمر برباد در کاهلی | بکار نکو باش گر عاقلی

مکن بر زن غیر هرگز نگاه | به ناکرده خود جزای مخواه

مخور نان خود را بخوان دگر | مکن مال خود را بمردم سپر

مکن عادت اکل و نوم کثیر | که عیب است از بهر برنا و پیر

منه دل به بدگوی مردمان | به بدآمد کس مشو همزبان

سخن حسب دل خواه مردم بران | که جای تو باشد بدل بیگمان

تو ناکرده را کرده دانی اگر | بجهل مرکب شوی پر خطر

نیاموخته اوستادی مکن | بحجت بگو هرچه گوئی سخن تو

تن و جامهٔ خویشتن پاک دار | به رب الوری نفس خود را سپار

مبر نام مرده به زشتی و عیب | که نکته نواز است دانای غیب

ز بد اصل امید الفت مدار | بتدبیر و دانش مکن حیله کار

فساد دگر جانب خود مگیر | مکن صلح با هر صغیر و کبیر

تو اوستاد را از پدر بیش شمار | بخوبی کسان دل منه زینهار

جوانمردی و راستی پیشه کن | بخود کار زنان باندیشه کن

پدر نیک و بد آبرویت مریز | بشو را کزین عاقل باتمیز
بہ زنہا مکن مشورت در امور | کہ در زن بود نقص عقل و شعور
میار اے خود را بسان زنان | مکن با زنان خلوتے ہر زمان
مکن از عداوت عمل این چنین | کہ ناچار گردد چو یاران معین
مکن خاطر دوستداران فگار | کہ گردند دشمن در انجام کار
مدہ از دولت یاد موت و خدا | فراموش کن نیکی کردہ را

ہمیشہ ز خوف حق اندیشہ کن
ز قاضل ترا بس ہمین یک سخن

معذرت

اون علمائے نامی و فضلائے گرامی کی خدمت مین جواس رسالہ پر تقریظات تحریر فرمائے ہین اوپا گذارش کیجاتی ہے کہ مصنف حقیر بوجہ کم استعدادی کے درجہ علم و فضل حضرات مقرظین کے امتیاز سے مجبور و عاجز تھا لہذا جس ترتیب سے تقریظات وصول ہوین اوسی ترتیب سے چھپوا دی گئی ہین ۔ والعذر عند کرام الناس مقبول ۔

العبد الضعیف
قطب الدین محمود علی حیدرآبادی

تقاریظ و آراے علماء کرام و ادباء ذوی الاحترام کثر اللہ امثالہم و دام افضالہم

رای رضا ضیای حضرت استاذی سند العلماء ادام اللہ فضلہ زبدۃ العرفاء

عالیجناب مولانا مولوی حکیم محمد مسعود علی خان صاحب آبادی صدر مدرس مدرسہ طبیہ ...

خاکسار نے پند فاضل کو اول سے آخر تک بغور دیکھا ماشاء اللہ ایسے مضامین مشکلہ کو کیا نظم سلیس با محاورہ میں ادا کیا ہے کہ اول ہی نظر میں مطلب صاف کا انکشاف کما ینبغی ہو جاتا ہے الحق احادیث اربعین کو جو بیان احکام الٰہی میں باقل و دل ہیں اس خوبی سے کسی نے نظم نہیں کیا یہہ کتاب اس لایق ہے کہ طلباء مدارس کی تعلیم کے واسطے مقرر کیجاوے تاکہ انکو بذریعہ اس نظم سہل الماخذ کے اصول دینیہ کا حفظ رکھنا آسان ہو اور انکے اخلاق و عادات درست ہو جاویں اور زبان فارسی کے محاورات سے بھی نہ بے بہرہ رہیں غرض تہذیب اخلاق و معاشرت کے واسطے یہہ کتاب بہت عمدہ نسخہ ہے کہ باوجود اختصار و ایجاز کے تمام حقائق و اصول اخلاق کو پوری حاوی ہے اللہ تعالی اسکے مصنف جناب مولوی قطب الدین محمود علی صاحب کو جزای خیر عنایت فرماوے اور اس کتاب کو خاص و عام کے واسطے مفید کرے آمین۔

تقریظ شریف رای منیف امام الفن و استاذ الزمن سید الشعراء و رئیس الادباء المتبحر العلامۃ الامام
والمتفرد بفضلہ الخاص والعام الشیخ المحقق والجہبذ المدقق ناموس الادب رئیس العرب
الذی یجیب الشعر والنثر بندیہ ویدعو القول السحر یحییہ اعنی النواب ادیب الدولۃ
ناد الملک بہادر سلطان العلماء السید علی بن السید ابی الحسن الشوستری الجزائری
لا زالت سدتہ العلیۃ مناخ مطایا آمال المستفیدین الی یوم الدین

نحمد اللہ الذی جلت اسماءہ وافعالہ و تنزہت عن وصمۃ الحروف کلماتہ واقوالہ علی ترقیات المسلمین الی معارج والدین و نصلی و نسلم علی من بعث لتتمیم مکارم الاخلاق وملاذ الانفس والآفاق بدین خیر الادیان واداء امانۃ عرضت علی السموات والارض والجبال فابین عن حملہا بالاشفاق محمد سید العرب والعجم صلی اللہ علیہ وسلم وعلی آلہ بدور الظلم و شموس الحکم و صحبہ والتابعین لہم باحسان من الیوم الی یوم الدین یوم الحساب والمیزان وبعد فلما رایت ما نظم فی الاربعینات الثلث والحکم الجمع والوصایا المنسوبۃ الی خلفاء الدین من کل ھند بدیع الشاب الظریف والفاضل الحریف والعلم الذی لا یحتاج الی تعریف شحید الذہن وقاد الطبیعۃ زبدۃ المحصلین

المولوی قطب الدین ما فاساه بالترجمة عن لسان عربی مبین بفارسی بلیغ حسین متین فرائینا ما کتبه لا لکف
تعلیم المبتدیین و تدریس المتوسطین تبصرة للناظرین و المصنف من اہل حیدرآباد و المشتغلین فاعجبنا ذلک
ورائیناه حریا للطبع والتقسیم فی المدارس لطلبة الفارسیة و المقلدین فمقلدة بهذا التقریظ کقلادة من العقیق
علی الحور العین و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

رای فاضل علامه علامه فهامه عارف دقائق معقول و منقول واقف اسرار غوامض فروع و اصول عارج معارج بلند خیالی راقی مراقی حقائق با کمالی مجمع فضائل بلیغ و افضل مقتدای آوان اکرم اہل زمان جانجناب ملا عبد القیوم صاحب

این آثار حکم که مقتبس از انوار مشکوٰة جوامع الکلم است و حکم تجلی ظهور و تضمن الطوی العالم الاکبر فی مظهر الجامع الاصغر فی الظهور دارد گوئی عنوان کمال طراز جامه اخلاق رجال و اطفال است - چون شنیده را از دو اعتباری و خواننده را از دو اختیاری باشد سر آینده در خور آن است که سالخوردان و خورد سالان وطن معلمان و متعلمان و کمی از و استفاده و استفاضه برگیرند لیکن تا این لآلی نظم و نظم لآل به اوج سلاست و فصاحت مبانی و معانی خود گوارا تر از آب زلال و شکرین مقال و شیرین مثال است البته سزاوار آنست که بمیامن خیال و تعویذ گلوی امثال و افعال و اقوال اطفال گردد - فاضل تحریر و زبر تحریر این مقدمه تقریر و تسطیر این جمیل آثار کمال و اقتضا نظم ترجمه و ترجمه نظم سحر حلال کرده است چون زواهر جواهر و جواهر زواهرش خیلی انفع و اوقع فی النفس است و فی نفس الامر شایسته و بایسته آنست که این درر غرر شاهوار گوشواره گوش شاهزاده شهریار گردد لیس الا این بدر زبانه گوهر جهانی که

هر نکته از آن شگفته باغی	افروخته تر ز شب چراغی
هر سطر لسان نهر کوثر	از شیر و شکر بود و خوشتر

موسوم باسم سامی ولیعهد دو دمان سعود بسم نامی شاهزاده گرامی قدر و بیدار و بهار و مستند گردد همانا اولی و انسب و اطیب و ارغب باشد شاید که بدین تقریب و تقدیم خدمت به تنظیم و تسلیم نعمت همت و همت نعمت که فریضه فضلای ملت و دولت است چون مشغلی سائر مدارس اطفال رائج و دائر گردد - بالجمله این عنوان کمال و دیباچه افضال که طراز جامه اخلاق و اعمال است گلشنی است رنگین و چمنیست با آئین قابل حفظ اطفال که تحفهٔ اخلاق حسنه از آن متصور بالیقین است چنانکه سیر و سیاحت گلها و ریاحین بساتین

موجب تسکین و تحسین خلقت ناظرین با تمکین است امید کہ مقبول خاص و عام و منظور انام و ثواب بشر مصنف او حاصل و واصل و متواصل گردد بالنبی وآلہ الامجد

این را یارب تو خیر جاری گردان
ورد اطفال سادہ وساری گردان

رای افضل العلما و اکمل الفضلا العلامۃ الاریب الفہامۃ اللبیب البحر الطمطام والحبر القمقام عالیجناب مولانا مولوی حافظ محمد انوار اللہ خان بہادر دام ظلہ و استاد اعلیحضرت بندگانعالی خلد اللہ ملکہ

رسالہ پندنامہ فاضل مصنف کا دیکھا فی الواقع ان عقائد و خیالات و نصائح کا ابتدا عمر میں ذہن نشین ہونا نہایت مفید ہے

رای قدوۃ الکملا و اسوۃ الفضلا افقہ العلما و اعلم الفقہا عالیجناب حضرت مولانا مولوی محمد عنایت علی صاحب دام فیضہم ابن حضرت مولوی کرامت علی صاحب مرحوم

رسالہ پندنامہ فاضل مصنفہ جناب مولوی سید قطب الدین محمود صاحب کو میں نے دیکھا یہ رسالہ بجائے ترجمہ صحیحہ مبنی خیر احادیث جوامع الکلم قلیل المبانی و کثیر المعانی و نصائح و حکم حکما و عرب و عجم و سلاست و لطافت و عمدگی زبان فارسی کی ہر طرح اس لائق ہے کہ مفید خاص و عام اور داخل درس فارسی خوانان ہو —

تقریظ بی نظیر و رای دلپذیر چکیدہ خامہ علامہ ادیب نکتہ پرور جامع علوم و منبع صدر آرای بزم خوش کلامی عزت افزای اریکہ بلند مقامی واقف فنون تحصیل ماہر علوم نقلی مفخر الشعرا و مقدام الادبا عالیجناب مولانا مولوی محمد عبد الجبار خان صاحب آصفی نظامی صاحب سر آصفی وغیرہ سررشتہ دار دفتر پیشی قدر قدر حضور پر نور دام ملکہ

الحمد للہ العزیز العلیم الحکیم والصلوٰۃ علی رسولہ محمد المبعوث الی کافۃ الامم بالخلق العظیم وعلی آلہ الذین ہم الہداۃ الی الصراط المستقیم واصحابہ الذین ہم الاعلام فی النہج القویم اما بعد بر ضمیر ارباب بصیرت مخفی نماند کہ مقتطف اثمار جنیہ حدائق احادیث نبویہ و جانی ثمرات شہیہ دوح کلمات قدسیہ مصطفویہ مشید اساطین فنون حکمیہ و موسس اساس قوانین علمیہ علامۃ الزمن مفخر الدکن الفاضل الفاصل بین الحق والباطل المولوی قطب الدین محمود علی الفاضل رقاہ اللہ تعالی علی فردۃ الکمال بین الاقران والاماثل چندانکہ بحلی فضائل انسیہ و شمائل السیہ یگانہ روزگار اند و ہر قدر کہ بحلل محاسن صوریہ و معنویہ و لطائف حقیقیہ یقینیہ وحید الاعصار اند با فادت

ابنای روزگار در این خجسته زمان نظم لآلی متلالی احادیث خیر البریه که عبارت از جوامع الکلم است رشته
اندیشه را رسائی داده‌اند و این سلک گوهرین را که بدر غرر بحر نبوت منتظم گردیده در جنب گوهرهای عالی
حکمت عملیه شیخ شیراز شیخ مصلح الدین سعدی انار الله برهانه نهاده‌اند هرچند که میزان ادراک سنجیدن
این در گرامی گوهر گرانبها گواهی از فضل شیرازی دهد لیکن از آنجا که گوهرهای لطائف معنویه این جوهری جواهر کلمات
قدسیه از معدن نبوت است گوهرهای صدف سینه سعدی گوشواره باشد سنگینی فضیلت حقیقی کفه انصاف را
بتفضیل فاضل می‌آرد و دیده که اصحاب ادراک چشم بینش کشایند دریابند که زبان فاضل یگانه ترجمان اوتیت
جوامع الکلم است و بیانش پرده‌کشای اسرار انا افصح العرب و العجم است اگرچه کریمای سعدی خلاصه حکمت عملیه است
لیکن پنج‌نامه فاضل لب لباب اسرار الحکمة العلیه است شاهد بیان او بجلیه صدق و ما ینطق عن الهوی متحلی است و عروس
تبیان او را ان هو الا وحی یوحی حلی است اگر در مکتب مبتدیان ادب آموز برای پنج‌نامه فاضل کریمای سعدی جای
خالی کنند بجای دارد که این پنج عربی نسب عجمی نقاب را ادای دلفریب از جمال معنویت و طرز فصاحت انبیای زیبا است
از مفهوم منطوق نبویست الفاظش تازه ریاحین گلزار عجم اند و معانیش نفحات مشکین جوامع الکلم اند قدر صنف فی هذه
الوجیزة المنظومة من الحکمة و العبر فیصف و اصفها انظمها ان من الشعر لحکمة از سالکین طریقش صافی مشرب آن را
صلای و یسقون من رحیق ختامه مسک داده‌اند و در هر مصرعه‌اش بهر سیر الی قلوب ظامیه عینا فیها تسمی
سلسبیلا کشاده‌اند اگر یکی از این چهل احادیث نبویه را چهل گنج جواهر حکمیه عملیه گویند بجا است و کلمات
طیبات صوفیه را اگر عالم لطائف معنویه خوانند سزا است اگر نتیجة الاعیان و خلاصة الاکوان مقدام العلما
و امام الکملا رئیس الفضلا منبع الادبا جلالت مآب کمالات انتساب فرید الدهر وحید العصر نواب
فلک بارگاه عماد الملک بهادر ناظم تعلیمات سرکار عالی دام بالمفاخر و المعالی باشاعت پنج‌نامه فاضل در
مدارس ممالک محروسه آصفیه نظامیه التفاتی فرمایند اطفال نوآموز مدارس را بر منهج تقویم اخلاق
مرضیه و شمائل سنیه دلیل میگردد و سرمایه افتخار فاضل یگانه در چشم اعتبار روزگار میشود فقط
تقریظ رای عالی ناظم و ناثر تکمله پنج‌نامه عمده ادبای اولی الابصار قدوة شعرا
جادو نگار سید علی اکبر و الا حسب علامه علوم عربیه فهامه فنون فارسیه

خواص محیط سخندانی گنجینهٔ زواهر جواهر معانی عالیجناب مولانا مولوی سید علی احمد صاحب شوق رکن مجلس پایگاه حضرت نواب سر خورشید جاه بهادر دام اقباله

بنام خدای دو جهان بخشانندهٔ مهربان

دادار دانندهٔ نهان و آشکار را نازم ـ و وخشور باز پسین را به اقدستای دلگزین و رنیازم که گوهر سخن را از دریای سینهٔ روشن درونان فراکشید ـ و زبان سخنوران را به فر تاب فرو هیدهٔ سخن آب و تابی بخشید ـ آرش آفرینان سخن سنج در روزگار خویش از نگارش و گذارش بر گفته های آئین و کیش یادگاری گذاشتند ـ و سخن سنجان گهر گنج در هنگامهٔ گرم بازاری روزگار به سرمایهٔ بیش بها گفتار کالای بلندنامی برداشتند و بتره در پیشینه پیشوایان سخن طراز سعدی نام سخن آفرین شیراز که آفرینها از آفرینندهٔ یکتا بر روان آن پاکباز باد خوبا گفتنی با گفته ـ و شگفت گلها از گلستان و گریانش شکفته ـ اید ون در باز پسین سخنوران نامی قطب الدین محمود علی فاضل نام در کردار و کنش گرامی سه چهل تا فرمان از فرموده های وخشور بی همتا پیغمبر خدا در خور هزاران درود و اقدستا بهان روشن و هنجار که سعدی نامدار رفته در بند نگارش آورده ها تا گوی گوی بیشی از پیشینیان فرابرد بنامیزد خوشا گفته گهرها از نوک زبان سفته ـ جدا شناس هست و بود داند که در نو و کهن جدائیها است ـ و در هر فرهنگ و گروه شناسد که در نزدیک و دور اندازه پیدا است سخنور شیراز را اگر زیبای گفتار از گزارش پند بندگان پسنداست سخنگوی دکن را بالای از نگارش فرازمان خدا راننده و بنده را خداوند است ـ اینچه نگاشته نه آنست که بنیاده را از دیده دور شود اینچه گفته نه چنانست که داننده را از دل بیرون رود ـ همه خوبیها در پیرایهٔ اندرز و پند آراسته ـ همه کردنیها در پیرایهٔ گفتگو پیراسته ـ هرچه گفت در خور آنست که شنوندگان به دل و جان این گهرهای ارمغان را آویزهٔ گوش کنند ـ نی نی گهرشناسان هنرور این گران ارزمایه را از سراپردهٔ گوش سبک در گوشهٔ دل نهند ـ سر نشین کارگاه آفرینش گرامی منش خجسته کنش نواب عماد الملک بهادر گران بها دُر این کارنامه را در سررشتهٔ آموزگاران سرکاری جا بدهند بجا است که زیبا گفتار را با آموزش کردار رشته و پیوند خوشنما است ـ سخن گر گوهر است زیور گوش است نه زور دریا چون رسد در گوش زیبا است نه زبان دان بلند انداز زبان را با سخن پیوند نگهدار سخن ها است ـ خدایا فروغ این فرود سخن به پرتو مهربانی آفرینندهٔ نو و کهن هر با نادر آب و تاب دگونیده به آئین پذیرائی کامیاب باد ـ

تقریظ و مادهٔ تاریخ ریختهٔ خامهٔ مشکین ختامه و چکیدهٔ کلک جواهر سلک علامة الدهر فهامة العصر عمدهٔ علمای دوران نخبهٔ فضلای زمان قدوهٔ نحاریر نبلا زبدهٔ جهابذ کملا الشهم اللوذعی والبارع الالمعی فخر الهند والدکن محرز قصبات السبق فی هذا الزمن مرکز دائرهٔ بی شانی فی المفاخر والمعالی عالیجناب مولانا مولوی حکیم محمد تجمل الدین علی مهتمم شفاخانه یونانی

الحمد لله الذی بجل قدر العلماء. ورد اسم رداء الکبریاء. واحد لسان البلغاء. ورصع اقواطهم بلولو المعانی اللالاء
ونشر فی الدهر ریاها. ونور مصباحها واقوی جناحها. واطاب روائحها وافاحها. وزینه بابتسام ثغور الکلمات القدسیة
وانارها باتقاد شعلة الاحادیث النبویة. وافضل الصلوة وازکی التحیة. علی سیدنا محمد خیر البریة. الذی اختاره من
شجرة الانبیاء ومشکاة الضیاء وزاویة العلیاء وسرة البطحاء وآله وصحبه الذین اوردوا اقتبسا للقابسین. وانار وعلما
للحابسین صلوة دائمة الی یوم الدین. اما بعد فلا یخفی علی اخائر الذخائر الذین هم اولو البصائر وبشائر العشائر که
درین کتاب که بلحاظ رفعت مبانی وجودت معانی لاثانی است. وسلک بیانش منتظم از درر غرر کلمات من اوتی
سبع المثانی است بامعان نظر دیدم وجواهر زواهرش در رشتهٔ بصر کشیدم. واز بار گذارش بدامان گوش هوش
چیدم. اشهد بالله وکفی بالله شهیدا که مقتبس انوار نبویه ومجتنی اثمار مصطفویه حاوی فروع واصول جامع معقول
ومنقول مجمع فضائل منبع فواضل اعنی مولوی قطب الدین محمود علی فاضل وقاه الله عن دواهی الزمان
والزلازل در ترجمهٔ احادیث اربعین جهدی بلیغ نموده وابواب افادت بر مستفیدان بهر گشوده وگوی سبقت از ابنای
روزگار ربوده. لله دره که درهای شاهوار سفته. وهر چه گفته خوب گفته. لآلی اشعار شعری شعار. ودراری نثر نثره
مقدار. نکته های برجسته. غنچه های سربسته. مضامین آبدار چون زمرد تابدار آویزهٔ گوش روزگار. جان فصاحت
در کالبدهای حروفش جاری وروان بلاغت در قوالب الفاظش ساری. هر نکته که از نوک خامه اش چکیده —
چون آفتاب عالمتاب علم ضیا گستری از خاور تا باختر کشیده نامه اش از یواقیت درخشان. ودل خون کن
بدخشان. طبع مواجش از فرط آبداری. دریا را غوطه ده آب شرمساری. از انجا که همتش مصروف مهام
وشامل حال خاص وعام است نخواست که نا آشنایان لغات عربیه از درک غوامض نبویه محروم مانند.
وغبار ملال بر زوایای خواطر نشانند بترتیب وتهذیب ترجمه اش پرداخت. وگوش وزبان را بخواندن وشنیدن

آن نواخت - و بر ایشان حقی لازم و واجب ساخت - هر چند بلحاظ بحر و تعداد ابیات با کریمای شیخ شیراز مصلح الدین سعدی علیه الرحمة مساوی است لیکن از انجاکه نورش مقتبس از چراغ هدایت گم کرده راهان وی عام است هر فحوائیش از اجل فحاوی و بر اجل اخلاق و اکمل حکم حاوی است - اگر گویم که پندنامهٔ فاضل پای جلالت بر فرق فرقدین گزارد و پایهٔ قدرش از کریمای سعدی ترجیح دارد - از محکمهٔ انصاف دوری نجوییم - و نسبت بپائی ضلالت نپوییم - زیرا که متاع گرانمایهٔ سعدی از خزینهٔ سعدی است - و گهرهای لطائف معنویهٔ فاضل از بحر سحر حلال سن قال لابی بعدی است کسی نتواند که پندنامهٔ فاضل را از کریمای سعدی کمتر داند - و در بزم مسند آرای معانی فروتر نشاند مذاقش ادبی است و ماخذش عربی و لآلیش از درج نبوی است و درایش از برج مصطفوی و کسی نیارد که بحرف گیریش آید و نظر عیب بر متاعش گشاید - گوهرش عمانی است و یاقوتش رمانی شکش ختنی است و عقیقش یمنی

مثنوی

تعالی الله زهی روشن بیانی — سخن خورشید و طبعش آسمانی

کلام جانفزایش از معانی — چو آب خضر بخشد زندگانی

بسلک نظم سفته آن لآلی — که دارد آب و تاب بیمثالی

برو در دراری چرخ بارد — بلب لله در الفاضل آرد

بود آن دلبری اندر بیانش — که هر گوش است شیدای بیانش

سخن گر لاله است از باغ او هست — و گر رنگین گل است از باغ او هست

ز جوش سینهٔ آن دریای اسرار — گهر سنج و گهر ریز و گهر بار

چنان شیرینی اندر کلام است — که شکر مصر از وی بکام است

کلامش جنت و کلکش چو طوبی — که طوبی ثم طوبی ثم طوبی

چرا رنگین نباشد همچو گلزار — که از باغ نبوت چیده ازهار

مدامش از بهار اردی بهشت است — بهشت از بهر رضوان بهشت است

گرش گلشن ز شادی در درون است — بلب فیها لکم ما تدعون است

الٰہیا ارتدو لاتکسل سبیلا — بہا عین تسمی سلسبیلا
گروہی بود از تشنہ دہانی — بشوق آن شراب ارغوانی
سقاہم ربہم ہمہ شرابا — طہورا کان عذبا مستطابا
دل ہر کس بود چون شوخ شاہد — برای معنی خدای پاک شاہد
چہ رعنائیست کہ تازی گوہر او — لباس پارسی اندر بر او
ز ضوء لفظ و معنی چون سپہر است — کہ ہر برج او از ماہ و مہر است
اگرش طفلان نو آموز خوانند — بصد علم و فن خود را نشانند
مدام این دفتر معجز نگاری — بدرس جملہ طفلان باد جاری
الٰہی تا بود گلزار عالم — ز ابر بخشش تو سبز و خرم
چہ باغ این نامہ دلہا را کشاید — خزانے در گلستانش نیاید

بود تاریخ او رنگین گل آسا
بہار گلبن فاضل دل آسا
۱۳۰۱

تقریظ عارف باللہ الغواص فی بحار اسرار الحکم سالک طریقت چراغ بزم شریعت حضرت مولانا مولوی سید محمد برہان الدین خان صاحب مدظلہ العالی سابق نائب دیوانی بلدہ ابن حضرت سید نور الحسن خان صاحب مرحوم سابق صوبہ دار صوبہ اورنگ آباد ابن سید باز خان مرحوم تلمیذ حضرت مولانا محمد زمان خان صاحب شہید و حضرت مولانا مولوی محمد عبد الحلیم صاحب الحسنی اللکھنوی رحمہما اللہ تعالیٰ

مین نے کتاب پند نامہ فاضل دیکھا اس کی عبارت سلیس بامحاورہ جس مین ترجمہ صحیحہ ان احادیث کا جو جوامع الکلم مین کیا گیا ہے جس سے سعادت دارین طلبہ کے لئے متصور ہے لہذا میری رای مین اگر یہ کتاب داخل سلسلۂ تدریس کیجاوے تو ہر طرح کی خیر خواہی خلائق دینی و دنیوی متصور ہے اور جو لوگ اس مین ساعی ہون امید ہے کہ مستحق اجر عظیم ہونگے

رقعه عالیجناب ملا عبد القیوم صاحب با لقابه موسومه مصنف

مولانا و بالفضل اولانا جد سعدکم و سعد جدکم و دام مجدکم و زاد سعدکم

مرا که قراضه کش روزگارم چه یارای تقریض و ستود صفحه اعمال را چه امکان تبییض باشد مگر امتثال امر کردم و این خذف پاره را که ربط و ضبطے باهم ندارند فراهم آوردم و پیشکش نمودم خودندانم چه بر نوشته ام که بسیار نوشت و خواندرا خودبدے است در نوشته ام چون از زش نظر ندارند چه جاے طرازش سطر داشته باشد مگر بعد اصلاح که همین صلاح است وفیه فلاح تخمیس را اشارت است به تخمیس قطب الدین فی مدح سیدنا زین العابدین که پیشکش جناب موصوف کرده شده بود تخمیس بلاغت و بیان و تلمیص آنست بنظر ادب دیدم و این هدیه گرامی و تحفه سامی برآید و دست قبول و تسلیم برگرفتم و دعای ترقی استعداد و ازدیاد افاده و افاضه علم و داد کردم توقع قبول دارم قبلتها و قبلتها و الفقیر بها ممنون و الحدیث ذو شجون۔

صحت نامه اصل کتاب پندنامه فاضل

صفحه	سطر	غلط	صحیح
۱	۹	برد	بزد
۳	۱۷	کاج	کلوج
۳	۱۸	ولتقذف	ولاتقذف
۳	۲۱	پهوچپا	پهونچنا
۴	۱۴	وه هین	وه هے
۵	۱۰	والے	والا
۵	۲۱	معای	هوائے
"	"	تیار	میار
"	۲۲	زحلی	زحلے
۷	۴	نبایدیکی	نبایدکی
۷	۷	پیشتر	بیشتر
۸	۸	فضل از	فضل اواز
۸	۲۱	کردن	کرد
۹	۱۹	کرم	کریم
۱۱	۱۸	للهک	للملک
۱۲	۱۴	جیلنا	چلنا
۱۶	۲	سه	سه کس
۱۷	۳	باندازه و	باندازه
۱۷	۳	بیاید	بباید
۱۷	۱۸	جوکار	چوکاری

صحتنامه تقریظات پندنامه فاضل

صفحه	سطر	غلط	صحیح
۱	۱۱	انتقع	من انتقع
۱	۱۴	اوستادالملک	ستادالملک
۱	۱۵	ستدبه	ستدة
۲	۲	الناظرین	تبصرة للناظرین
۲	۷	صلح	صلع
۲	۱۱	گوراتر	گواراتر
۳	۴	الفهامه	والفهامة
۴	۸	پندفاضل	پندنامه فاضل
۴	۸	شاهدکه	شاهد
۴	۹	بربرای	برای
۴	۱۲	صفائی	صافی
۴	۱۸	نوزآموز	نوآموز
۵	۱۰	روشن	روشن
۵	۱۱	نیامیزد	نیامیزد
۵	۲۰	نگهدارد	نگهدار
۶	۲۰	فوامض	غوامض
۷	۱۰	روشس	روشن
۷	۱۵	زنگین	رنگین
واعرضنا عن الاغلاط اليسيرة لاتعسر اصلاحها على الفطن الخبير			

اشتہار تصنیفات مصنف پندنامہ فاضل مسمی بہ تحفۂ عثمانیہ

(الف) پندنامہ فاضل مسمی بہ تحفۂ عثمانیہ۔ اصول علم اخلاق کی لب لباب ہے پہلے تین باب مین جنکے سو
تین چہل حدیثون کا ترجمہ ہے اور یہہ وہ احادیث ہین جنکو ائمہ حدیث نے جامع انواع علوم و آداب کثیر
قلیل المبانی اور بعض حدیث کو مدار الاسلام اور بعض کو نصف دین فرمایا ہے۔ باقی اشعار مین چند ارشادات
حضرات صوفیہ کے اور ضروری اور منتخب نصائح اور لاجواب و کارآمد حکم حکماے عرب و عجم کے سلیس اور فصیح فا
زبان مین نظم کئے گئے حاشیہ مین وہ کل احادیث معہ ترجمہ اردو درج کردیے گئے ہین۔ دیباچہ بزبان اردو
ہے جس مین حسب ذیل امور بیان ہوے ہین (۱) انسان کے نائب الٰہی اور افضل المخلوقات ہونیکے دلائل عقلی
اور انسان کی درجہ بدرجہ ترقی درجہ اخس سے اوج کمال تک (۲) علم تہذیب اخلاق کی تعریف اور یہہ کہ مذہب
اسلام متمم اخلاق ہے (۳) یہہ کہ حصول تہذیب اخلاق مین کل مذاہب متفق ہین سواے مذہب کے
جو باعث تہذیب اخلاق نہین ہوسکتی (۴) آیات و احادیث بارۂ امر بالمعروف والنہی عن المنکر (
وجہ تصنیف و نظم کتاب (۶) اربعین کی تعریف اور فضیلت اور حدیث فضیلت کا ضعف اور راوی
رفع (۷) نام اون ائمہ حدیث کا جنہون نے چہل حدیثین تالیف فرمائے ہین (۸) مذکورہ بالا چہل
کے تفصیلی اور فضیلت (۹) تفصیل اون مکارم اخلاق کی جنکے متعلق اس کتاب مین توجہ دلائی
ہے (۱۰) بحر عروضی اور ترجمہ کے متعلق بیان اور یہہ کہ کتاب ہذا قابل تدریس و سلسلۂ تعلیم کے
قابل ہے۔ آخر مین علماے نامی و ادباے گرامی کے پر مغز اور فصیح و بلیغ تقریظات درج ہین
بہر وجوہ یہہ کتاب لائق دید ہے اور اپنی طرز مین نرالی ہے جسکا اندازہ دیکھنے سے ہوگا
مطبوعہ مطبع صاحب دکن قیمت ۷ ر حالی

(ب) تخمیس قطب الدین فی مدح سیدنا زین العابدین۔ فرزدق تمیمی ایک مشہور شاعر عرب
حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کی تعریف مین بمقابلہ شاہزادہ وقت کے ایک موقع پر ایسی حالت
مین کہ شاہزادہ مذکور حضرت کے نام نامی کو پوشیدہ کرنا چاہتا تھا مجمع عام مین ایک قصیدہ ۲۹ شعر
فی البدیہہ نہایت فصیح و بلیغ پڑہا تھا جو ازبس مقبول و مشہور ہے اوسی قصیدہ کا یہہ خمسہ بزبان عربی ہے اور خمسہ کی
فارسی مین کردی گئی ہے جسمین علاوہ حل لغات و ترجمہ و غیرہ کے تاریخی حالات اور ترجمہ اور احوال شریف
حضرت زین العابدین رض اور شاہزادۂ مذکور اور فرزدق کے درج ہین مطبوعہ ظفر پریس قیمت ۳ ر

(ج) شرح سلم العلوم بزبان فارسی شرح تلخیص المفتاح بزبان فارسی شرح مقامات بدیع الزمان ہمدانی بزبان
اردو و عربی بھی تیار ہین مگر چونکہ بوجہ ضخامت کے طبع کے لیے صرفہ کی ضرورت ہے لہٰذا انکیو درخواستین وصول ہونیکے بعد
فوراً طبع ہوسکتی ہین علیٰ ہذا القصیدۃ بدء الامالی و بانت سعاد و غیرہ و غیرہ

(د) چونکہ لائق مصنف امتحان وکالت درجہ اول اور امتحان جوڈیشل ڈپارٹمنٹ مین بمبر اعلیٰ اور امتحان صیغۂ مالگزاری مین
بھی کامیاب ہوے بروقت یاد کرنے کتب قوانین کے قبل از امتحان کتب مشروط الامتحان کے خلاصہ جات مرتب
کئے تھے جس سے امیدواران امتحان نے بہت نفع اوٹہایا ہے اور اوٹہا رہے ہین کل خلاصہ جات طبع ہوچکے ہین جو مصنف سے درخواست
کرنے پر بقیمت ارزان ملسکتے ہین

المشتہر

محمد بدر الدین تلمیذ مصنف